مُسلسل اِشاعت کے 56 سال

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۱۱ جلد: ۲۳ نومبر 2019 ربیع الاوّل ۱۴۴۱

- خاتم النبیین ﷺ کی سیدہ حلیمہ کے گھر آمد اور رحمتوں کا نزول
- سعودی عرب اور اقوام متحدہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں
- حضرت مولانا محمد اسعد اللہ رام پوری اور ردِ قادیانیت
- اہلِ مغرب کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخوں سے دوستی
- ایک افسوسناک مگر ضروری وضاحت
- عظیم الشان تحفظِ ختم نبوت کانفرنس لاہور

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

ماہنامہ لولاک ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ: ۱۱ — جلد: ۲۳

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ	پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ	حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ	حضرت مولانا سعید احمد صاحب جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا غلام رسول دین پوری
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفی	مولانا مفتی محمد راشد مدنی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی

مولانا عبدالرزاق

ناشر: عزیز احمد مطبع: شکیل نو پرنٹرز ملتان
مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ ملتان فون: 0300-4304277, 061-4783486

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

سعودی عرب اور اقوام متحدہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں	مولانا زاہد الراشدی	03

مقالات ومضامین

رحمت دوعالم ﷺ (نعت شریف)	جگر مراد آبادی	05
حضور اکرم ﷺ کا عدل	مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی	06
خاتم النبیین ﷺ کی سیدہ حلیمہؓ کے گھر آمد اور رحمتوں کا نزول	مولانا محمد قاسم رحمانی	09
فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف (آخری قسط)	مولانا محمد شاہد ندیم	12
ایک سبق آموز کہانی	ابوالریاض محمد امین	15

شخصیات

غازی بابا سید اطہر حسین شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ	قاری محمد بخش قادری	17

ردقادیانیت

حضرت مولانا محمد اسعد اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور ردقادیانیت	حافظ محمد اسحاق ملتانی	21
اہل مغرب کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخوں سے دوستی	عطاء محمد جنجوعہ	22
قادیانیوں سے ترک موالات کی شرعی حیثیت	مولانا محمد خبیب	27

متفرقات

ایک افسوس ناک مگر ضروری وضاحت	مولانا اللہ وسایا	32
عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور	مولانا عبدالنعیم	37
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبزہ زار لاہور کی رپورٹ	قاری ظہیر احمد قمر	46
تاریخ ساز سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا	مولانا فضل الرحمٰن منگلا	47
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	48

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

سعودی عرب اور اقوام متحدہ میں قادیانیوں کی سرگرمیاں

قادیانی فتنہ کی تازہ صورت حال پر ہمارے مخدوم مولانا زاہد الراشدی صاحب نے ذیل کا مضمون لکھا ہے۔ پہلے وہ ملاحظہ کریں۔ بعد میں آخر پر چند سطروں کا اضافہ بھی زیر نظر رہے۔ (ادارہ)

حرمین شریفین اور حجاج کرام ومعتمرین کی مسلسل خدمت کی وجہ سے سعودی عرب عالم اسلام کی عقیدتوں کا مرکز ہے اور حرمین شریفین کے تقدس وتحفظ کے حوالے سے سعودی حکومت کے ساتھ ہم آہنگی ویکجہتی کا اظہار بلاشبہ ہمارے ایمانی تقاضوں میں شامل ہے۔ اس کے ساتھ ہی دینی وملی امور میں راہنمائی کے لئے مسلمانوں کا سعودی عرب بالخصوص ''رابطہ عالم اسلامی'' اور سعودی علماء ومشائخ کی طرف متوجہ رہنا بھی فطری امر ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۴ء کے دوران جب پاکستان کی منتخب پارلیمنٹ میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا مسئلہ درپیش تھا تو رابطہ عالم اسلامی کی ایک متفقہ قرارداد نے اس معاملہ میں بنیادی راہنمائی فراہم کی تھی، جو ۱۰؍اپریل ۱۹۷۴ء کو اس کے مکہ مکرمہ کے اجلاس میں منظور کی گئی تھی اور اس میں قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج ایک کافر اور اسلام سے باغی گروہ قرار دیا گیا تھا۔ اسی طرح سعودی عرب کے مشائخ عظام وعلماء کرام نے مختلف مواقع پر امت مسلمہ کی راہنمائی کی ہے۔ جس کی بدولت اہل اسلام کو بہتر فیصلے کرنے میں مدد ملی ہے۔

مگر گزشتہ دنوں قادیانیوں کے حوالے سے ایک خبر نے تشویش کا ماحول پیدا کر دیا ہے کہ برطانیہ سے قادیانی راہنماء لارڈ طارق احمد نے ایک وفد کے ہمراہ ۱۸؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور معالی الشیخ عبداللطیف آل شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے انسانی حقوق اور مذہبی آزادیوں کے حوالے سے ان سے مذاکرات کئے ہیں۔ چنانچہ اس حوالے سے اس حقیقت کی ایک بار پھر یاددہانی ضروری ہوگئی ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے متفقہ طور پر قادیانیوں کے دونوں گروہوں کو دائرہ اسلام سے خارج، کافر گروہ قرار دے رکھا ہے۔ جس کی توثیق ملک کی منتخب پارلیمنٹ نے دستوری ترمیم کے ذریعے ۱۹۷۴ء میں کی تھی اور عدالت عظمیٰ بھی متعدد بار اس کی توثیق کر چکی ہے۔ مگر قادیانی گروہ ان تمام فیصلوں کو مسترد کرتے ہوئے خود کو مسلمان کہلانے اور اسلام کے نام پر اپنے مذہب کے فروغ اور اس کی دعوت پر بضد ہے اور دنیا بھر میں اس انحراف اور بغاوت کا کھلم کھلا اظہار کر رہا ہے۔ جب کہ اس

گروہ نے اپنی سرگرمیوں پر پردہ ڈالنے اور عالمی اداروں کے اثر ورسوخ کے ذریعے خود کو مسلمان تسلیم کرانے کے لئے ’’انسانی حقوق‘‘ کا عنوان اختیار کر رکھا ہے، جو سراسر مکروفریب ہے اور انسانی حقوق کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔اسی غرض سے قادیانی گروہ کے نمائندے مختلف مسلم حکومتوں سے رابطے کر کے اپنی مہم کو آگے بڑھا رہے ہیں۔حتیٰ کہ گزشتہ ماہ امریکی صدر ٹرمپ سے ایک قادیانی وفد نے ملاقات کر کے یہی شکایت کی ہے۔نیز اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک بین الاقوامی این.جی.او کی طرف سے پیش کردہ مختلف تجاویز اس وقت زیر بحث ہیں، جن میں سے ایک یہ ہے کہ حکومت پاکستان سے قادیانیوں کے بارے میں ملک کے دستور وقانون کی دفعات پر نظر ثانی کے لئے کہا جائے۔جب کہ اس سلسلے میں پاکستان شریعت کونسل نے پاکستان کے وفاقی وزیر مذہبی امور صاحبزادہ ڈاکٹر نورالحق قادری سے باضابطہ درخواست کی ہے کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی متعلقہ کمیٹی میں زیر بحث اس مسئلے کو معمول کی کارروائی سمجھنے اور محض سفارتی عملے کی صوابدید پر چھوڑ دینے کی بجائے حکومت پاکستان کی طرف سے نمائندگی اور وکالت کے لئے سرکردہ علماء کرام اور ممتاز قانونی ماہرین کا وفد بھیجا جائے۔جیسا کہ جنوبی افریقہ کی سپریم کورٹ میں زیر بحث اسی مسئلے کے لئے سرکاری وفد بھیجا گیا تھا، جس نے سپریم کورٹ آف جنوبی افریقہ کو صحیح فیصلہ کرنے میں مدد دی تھی اور وہ فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوگیا تھا۔

اس پس منظر میں ہمارا خیال ہے کہ برطانیہ کے قادیانی لارڈ طارق احمد کی سعودی عرب کے وزیر مذہبی امور سے مذکورہ ملاقات دنیا بھر کے مسلمانوں اور خاص طور پر عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے مسلسل محنت کرنے والے علماء کرام اور جماعتوں کے لئے باعث تشویش ہے۔چنانچہ سعودی وزارت مذہبی امور سے ہماری استدعا ہے کہ قادیانی جماعت کو ایسی ملاقاتوں سے غلط فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں ملنا چاہئے اور اس حوالے سے جلد کوئی نہ کوئی وضاحت سامنے آنی چاہئے تاکہ مسلمانوں کا اضطراب دور ہو۔کیونکہ ’’المملكة العربية السعودية‘‘ حرمین شریفین کی مسلسل خدمت وانتظام اور ملت اسلامیہ کے مسائل میں مخلصانہ توجہات کی وجہ سے مسلمانان عالم کی عقیدت ومحبت کا مرکز ہے اور دنیا بھر کے مسلمان راہنمائی کے لئے اس کی طرف دیکھتے ہیں۔اس لئے اس کی طرف سے ایسے کسی معاملہ میں ہلکی سی لچک کا شبہ بھی مسلمانوں کے لئے تشویش واضطراب کا باعث بن جاتا ہے۔ (روزنامہ اسلام ۲۹ ستمبر ۲۰۱۹ء)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اقوام متحدہ اور سعودی عرب کو متذکرہ امور پر اپنی یاداشتیں بھجوائی ہیں۔مناسب وقت پر ریکارڈ کے لئے انہیں شائع کرکے سامعین کے سامنے بھی لائیں گے۔اللہ رب العزت نصرت فرمائیں۔آمین بحرمة النبی الکریم!

رحمت دو عالم ﷺ

جگر مرادآبادی

وہ رسول ﷺ فخر رسولان سلف
ذات اقدس سے ملا جس کی زمانے کو شرف
جس پہ نازل ہوا قرآن سا جیسا صحف
جس کے تابع جن وانسان بھی ملائک کی بھی صف

ایک وہی شمع نبوت جو ضیا بار ہوئی
ساری تاریک فضا مطلع الانوار ہوئی
ہر زمانے میں پیمبر بھی نبی بھی آئے
مصلح ملکی وملی بھی، رشی بھی آئے

حق کے جوئندہ بھی اور حق کے ولی بھی آئے
واقف محرم اسرار ازلی بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمت عالم بن کر

غم نہ کرمسلم حیرت زدہ ومہربلب
آشنا رنگ فنا سے نہیں تیرا مذہب
یہ حوادث ہیں تیرے ترقی کے سبب
تیرے حامی ہیں نبی تیرا نگہبان ہے رب

فتنے اکثر بہت اس طرح کے اٹھوائے گئے
ایسے دجال زمانے میں بہت آئے گئے

حضور اکرم ﷺ کا عدل

مولانا عطاء الرحمٰن رحیمی

الحمد للہ و کفٰی و سلام علٰی عبادہ الذین اصطفٰی . اما بعد!

عدل وانصاف ایک ایسا وصف ہے جس پر نظام عالم اور اس کی درستی موقوف ہے۔ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے لئے یہ وصف قرآن کریم میں ذکر کیا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کارخانۂ عالم اور اس کا ٹھیک ٹھیک نظام اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ لہٰذا حضور اکرم ﷺ میں بھی یہ وصف اپنے پورے کمال کے ساتھ موجود تھا۔

عدل وانصاف حکومت وسلطنت کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن اس کا تعلق انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی اور زندگی کے ہر شعبہ سے نہایت قوی ہے۔ حضور اکرم ﷺ ان تمام چیزوں میں عدل وانصاف کے اس بلند ترین مرتبہ پر تھے کہ اس سے بلند کا تصور نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ آپ ﷺ کی انفرادی زندگی اور اس کا ہر گوشہ عدل کا کامل نمونہ تھا، آپ بیک وقت نبی اور رسول بھی تھے۔ حاکم وبادشاہ بھی اور قاضی ومنتظم بھی، شوہر بھی اور باپ بھی۔ دوست بھی تھے اور مصلح بھی، کامل انصاف کے ساتھ ان تمام گوشوں پر عمل کرنا حق یہ ہے کہ آپ کا ہی منصب تھا۔ عدل کا حاصل یہ ہے کہ اس طرح عمل کیا جائے۔ جس سے کسی کی ادنیٰ سی حق تلفی نہ ہو۔ آپ ﷺ اس عدل پر انفرادی اور اجتماعی زندگی میں عمل فرماتے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے جسم اطہر کا بھی حق ادا فرماتے اور روح مقدس کا بھی۔ آرام کے وقت آرام اور کام کے وقت کام کرتے تھے۔ آپ کھاتے پیتے بھی تھے اور روزے بھی رکھتے تھے۔ سوتے بھی جاگتے بھی۔ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ چند حضرات صحابہؓ نے حضور اکرم ﷺ کی عبادت وغیرہ کا حال دیکھا تو کہنے لگے کہ آپ تو ہر گناہ اور عیب سے پاک ہونے کے باوجود ایسی عبادت کرتے ہیں۔ ہم گنہگاروں کو تو اور زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔ چنانچہ ان میں سے ایک صاحب نے یہ عہد کیا کہ وہ آئندہ بہت روزے رکھا کریں گے۔ دوسرے نے عہد کیا کہ وہ رات بھر نماز میں کھڑے رہ کر گزارا کریں گے اور تیسرے نے عہد کیا کہ وہ عمر بھر نکاح نہ کریں گے، تاکہ فراغت کے ساتھ عبادت میں ہر وقت مشغول رہیں۔ حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ ﷺ نے ایک عام خطاب کے ذریعے ان کی اصلاح فرمائی۔ پھر فرمایا کہ مجھے تو دیکھو میں روزہ رکھتا بھی ہوں، چھوڑتا بھی ہوں، سوتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ زندگی میں اعتدال وتوازن برقرار رکھا جائے۔ یہی اس کے ساتھ عدل وانصاف ہے۔

عدل وانصاف کا نازک پہلو وہ ہوتا ہے کہ خود اپنی ذات کے معاملہ میں راستی اور حق پرستی کے ساتھ اس پر قائم رہے۔ حضور اکرم ﷺ اس میں بھی سب سے ممتاز ہیں۔ آپ ﷺ سب سے پہلے اپنی ذات کے ساتھ عدل کا معاملہ فرماتے۔ حدیث میں ہے کہ ایک یہودی نے آپ ﷺ سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا اور گستاخانہ رویہ اختیار کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو سزا دینے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہ دی۔ اسی طرح ایک بدو نے سختی کے ساتھ آپ سے قرض کا مطالبہ کیا۔ حضرات صحابہ کرامؓ نے اس سے کہا کہ تو جانتا ہے تو کس سے اس طرح بات کر رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا اس کو کچھ نہ کہو۔ حق دار کو بولنے کا حق ہے۔ ایک گوشہ نشین کے لئے عدل وانصاف سے کام لینا آسان ہوتا ہے لیکن جس کا تعلق اہل وعیال، خاندان، دوست احباب اور مختلف مزاج کے بے شمار لوگوں سے ہو تو اس حالت میں عدل وانصاف پر پورا اترنا نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ اس میدان میں بھی سب سے آگے تھے۔ آپ اپنی بے انتہاء تبلیغی اور اصلاحی مشاغل کے باوجود اہل وعیال وغیرہ کے معاملہ میں پورا عدل فرماتے۔ کیا مجال کہ یہ جھکاؤ کسی ایک طرف آپ سے ظاہر ہوا ہو۔

اسی طرح عدل وانصاف کے معاملے میں نہ رشتہ داری آڑے آتی تھی نہ دوستی۔ ایک دفعہ قریش کی کسی عورت نے چوری کر لی اور وہ چوری ثابت بھی ہوگئی۔ قریش کی عزت کی وجہ سے بعض لوگ چاہتے تھے چور سزا سے بچ جائے اور کسی طرح یہ معاملہ دب جائے۔ حضرت اسامہؓ بن زید جو حضور ﷺ کے خاص محبوب تھے، ان سے لوگوں نے کہا کہ آپ اس معاملہ میں حضور ﷺ سے سفارش کر دیجئے کہ اس کو معاف فرما دیں۔ انہوں نے حضور ﷺ سے معاف کرنے کی سفارش کی۔ آپ ﷺ اس پر غضب ناک ہوگئے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قانون حد میں سفارش کرتے ہو؟ بنی اسرائیل اسی کی بدولت تباہ ہوئے کہ وہ غریبوں پر قانون نافذ کرتے تھے اور بڑے لوگوں سے درگزر کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ قانون خداوندی کی زد میں (خدانہ کرے) اگر میری جگر گوشہ فاطمہؓ بھی آجائیں گی تو میں اس پر وہ قانون جاری کر دوں گا۔

آپ ﷺ کو ہر وقت عرب کے مختلف قبائل اور دوسرے لوگوں سے واسطہ رہتا تھا۔ ان میں دوست بھی تھے، دشمن بھی، جانثار بھی تھے اور خون کے پیاسے بھی۔ لیکن جب عدل وانصاف کا معاملہ آتا تو بلا امتیاز آپ ﷺ حق کے مطابق فیصلہ فرماتے۔ ابوداؤد میں ہے کہ صخرہ ایک قبیلہ کے سردار اور بڑے بااثر شخص تھے۔ انہوں نے اہل طائف کو مجبور کر کے حضور ﷺ کا مطیع وفرمانبردار بنایا تھا جو ایک عظیم احسان تھا۔ لیکن جب صخرہ کے خلاف بعض حضرات نے ایک مقدمہ آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کے خلاف فیصلہ دیا اور ان کے احسان کی پرواہ نہ کی۔ یہودیوں کی دشمنی آپ سے اور اہل اسلام سے کوئی پوشیدہ چیز نہ تھی۔ لیکن جب عدل وانصاف کا مسئلہ پیش آجاتا اور یہودی حق پر ہوتا تو آپ ﷺ اس کے حق

میں فیصلہ فرماتے۔مسند احمد کی روایت میں ہے کہ ایک صحابی جن کا نام ابوحدادؓ تھا، ایک یہودی کے مقروض ہوگئے۔اس نے اپنے قرض کا مطالبہ کردیا۔ان کے پاس بدن کے کپڑوں کے علاوہ کچھ نہ تھا۔جس سے اس کا قرض ادا کرتے۔انہوں نے اس یہودی سے مہلت طلب کی۔لیکن وہ نہ مانا اوران کو پکڑ کر حضور ﷺ کی خدمت میں لایا۔آپ ﷺ نے پوری کارروائی سن کر اپنے جان نثار صحابی سے فرمایا کہ اس کا قرض ادا کر دو۔انہوں نے عذر کیا کہ میرے پاس ان کپڑوں کے سوا کچھ بھی نہیں۔آپ ﷺ نے پھر یہی حکم دیا۔(جس کس مطلب یہ تھا کہ بقدرضرورت بدن کے کپڑے رکھ کر باقی سے قرض ادا کرو) چنانچہ انہوں نے اپنا تہہ بند اتارکر عمامہ کی جگہ باندھ لیا اوراس تہہ بند سے قرض ادا کردیا۔اسی طرح خیبر میں جہاں تمام آبادی یہودیوں کی تھی ایک صحابیؓ مقتول پائے گئے۔قاتل کا علم نہ ہوسکا۔ظاہر ہے کہ قاتل کوئی یہودی ہوگا۔مقتول کے وارثوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں استغاثہ کیا اور اپنا شبہ یہودیوں پر ظاہر کیا۔مگرکوئی ثبوت مہیا نہ کرسکے۔آپ ﷺ نے یہودیوں سے کچھ نہ کہا اور بیت المال سے دیت ادا کردی۔

اسی عدل وانصاف کا یہ اثر تھا کہ یہودی بھی جو آپ ﷺ کے جانی دشمن تھے، اپنے مقدمات آپ ﷺ ہی کے بارگاہ عدالت میں لاتے۔آپ ﷺ انصاف کے ساتھ فیصلہ فرماتے اور وہ خوش خوش واپس جاتے۔یہودیوں نے اپنے یہاں بڑے اور چھوٹے کا امتیاز قائم کررکھا تھا۔کمزور قبیلہ والے سے قصاص لیتے اور طاقت والے کو چھوڑ دیتے۔ایسا ہی ایک مقدمہ حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے طاقتور قبیلہ سے قصاص دلوایا۔اسی لئے اہل اسلام کے نزدیک یہ طے شدہ بات ہے کہ اس روئے زمین پر حضور ﷺ سے بڑھ کر اورکوئی عدل وانصاف کرنے والا نہیں۔

آپ ﷺ نے اسی عدل وانصاف پر حکومت وسلطنت کی بنیاد رکھی۔جو اس قدر مضبوط اور مستحکم تھی کہ ایک ہزار سال تک نہ کوئی زلزلہ اس کو ہلا سکا، نہ کسی طوفان سے اس میں رخنہ پیدا ہوا۔اگر عدل وانصاف کا معیار قائم رہتا تو رہتی دنیا تک ایسی حکومت کو کوئی مٹا نہیں سکتا تھا۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی پر اور عدل وانصاف پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔آمین ثم آمین!

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا خطبہ جمعہ

حضرت مولانا اللہ وسایا نے ۹؍اگست ۲۰۱۹ء کو خطبہ جمعہ جامعہ اسلامیہ سراجیہ عیدگاہ لیہ میں ارشاد فرمایا۔انہوں نے کہا کہ قادیانی، ختم نبوت کے قانون کو ختم کرنے کے لئے سازشیں کررہے ہیں۔لیکن امت بھی رہے گی اور ختم نبوت کا قانون بھی۔اس قانون ختم نبوت کو ختم کرنے والے خود ختم ہوجائیں گے۔نماز جمعہ کے بعد ملک کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدوں کی حفاظت اور کشمیری مسلمانوں کے حق میں دعا کی گئی۔اجتماع میں کثیر تعداد میں علماء کرام واسکول ٹیچرز وتاجر برادری نے شرکت کی۔(مولانا محمد ساجد)

خاتم النّبیین ﷺ کی سیدہ حلیمہؓ کے گھر آمد اور رحمتوں کا نزول

مولانا محمد قاسم رحمانی

حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ: میں نے جب محمد عربی ﷺ کو حضرت آمنہؓ سے لیا تو انہیں اپنے خاوند کے پاس لے آئی۔ خاوند نے کہا: حلیمہ! اللہ تعالیٰ اس یتیم کی برکت سے ہمیں خوش حال کردیں گے۔ اماں سعدیہؓ کے پاس ایک بچہ اور بھی تھا۔ جس کا نام عبداللہ تھا۔ حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ: میں جب اپنی گود میں آمنہؓ کے لال، محبوب ذوالجلال ﷺ کو لے کر دودھ پلانے بیٹھی تو اتنا دودھ اترا کہ آپ ﷺ نے بھی اور آپ کے رضاعی بھائی عبداللہ نے بھی سیر ہوکر دودھ پیا۔ میرا خاوند اونٹنی کے پاس گیا تو اس کے تھن دودھ سے بھر چکے تھے۔ دودھ نکالا، ہم دونوں میاں بیوی نے سیر ہوکر پیا اور آرام سے سوگئے۔ خاوند نے کہا: حلیمہ تو بڑی برکت والا بچہ لائی ہے۔ میں نے جواب دیا۔ ہاں! مجھے بھی یہی امید ہے۔

ہم دوسرے دن مکہ سے روانہ ہوئے۔ میں آپ ﷺ کو لے کر اونٹنی پر سوار ہوئی تو وہ تیز رفتار بن گئی کہ اس کو کوئی سواری پکڑ نہ سکتی تھی۔ میری ہم سفر عورتیں کہتیں حلیمہؓ ذرا آہستہ چلو۔ یہ وہی سواری ہے جس پر تم آئی تھی۔ حضرت حلیمہؓ نے فرمایا: بے شک سواری وہی ہے، اس پر سوار مکہ کا دریتیم ہے، جس کی برکت سے یہ تیز ہوگئی ہے۔ اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم گھر پہنچے تو وہاں سخت قحط تھا۔ میری بکریاں شام کو چراہ گاہ سے واپس آئیں تو تھن دودھ سے بھرے ہوتے اور دوسرے لوگوں کے جانوروں کے تھن خالی ہوتے۔ میرے قبیلے کے لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے جہاں حلیمہؓ کی بکریاں چرتی ہیں تم بھی وہاں جانور چرایا کرو۔ ان کو معلوم نہیں کہ چراگاہ میں کیا رکھا ہے، یہ تو سب برکتیں اس شان والے بچے کی وجہ سے ہیں۔

اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے دو سال تک آپ ﷺ کو دودھ پلایا۔ جب آپ ﷺ دو سال کے ہوگئے تو میں نے آپ ﷺ کا دودھ چھڑا دیا۔ آپ ﷺ دو سال کے بھی بڑے لگتے تھے۔

آپ ﷺ کو دودھ پلانے کا تذکرہ

آنحضرت ﷺ نے سب سے پہلے اپنی والدہ حضرت آمنہؓ کا دودھ سات دن تک پیا۔ پھر ابولہب کی آزاد کردہ لونڈی ثوبیہؓ کا دودھ کچھ دن پیا۔ اس وقت حضرت ثوبیہؓ کا دودھ حضرت حمزہؓ اور حضرت ابوسلمہؓ نے بھی پیا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت حلیمہ سعدیہؓ کا دودھ پیا۔ حضرت حلیمہ سعدیہؓ نے آپ کے چچازاد بھائی ابوسفیان بن الحارث بن عبدالمطلب کو بھی دودھ پلایا۔ وہ فتح مکہ والے سال مسلمان ہوئے۔

آپ ﷺ نے جن کے آغوش میں تربیت پائی

آپ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہؓ، حضرت ثوبیہؓ، حضرت حلیمہ سعدیہؓ اور آپ کی رضاعی بہن اور ام ایمن حبشہ جن کا نام برکت ہے، یہ آپ کو اپنے والد حضرت عبداللہ سے میراث میں ملی تھی۔ دودھ شریک رضاعی بہن بھائی میں عبداللہ، شیما، مسروح، ثوبیہؓ کا بیٹا حمزہ اور ابوسلمہؓ جنہوں نے حضرت ثوبیہؓ کا دودھ پیا، شامل ہیں۔ اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ: ہم آپ ﷺ کو مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہؓ کے پاس لائے۔ لیکن آپ ﷺ کی برکت کی وجہ سے ہمارا جی چاہتا تھا کہ آپ ﷺ ابھی اور کچھ عرصہ ہمارے پاس رہیں۔ مکہ میں وبا پھیلی ہوئی ہے۔ چنانچہ حضرت آمنہؓ کی اجازت سے ہم آپ ﷺ کو اپنے گھر لے آئے۔

حضرت حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آپ ﷺ کو گھر سے باہر نہ جانے دیتے۔ ایک دفعہ انہیں کچھ خبر نہ ہوئی کہ آپ ﷺ اپنی رضاعی بہن شیما کے ساتھ عین دوپہر کے وقت جانوروں کی طرف چلے گئے۔ حضرت حلیمہؓ آپ ﷺ کو تلاش کرتی ہوئی وہاں آگئیں۔ آپ ﷺ کو بہن کے ساتھ دیکھ کر کہنے لگیں اتنی گرمی میں ان کو اپنے ساتھ لائی ہو۔ شیما نے جواب دیا: اماں! میرے بھائی کو گرمی نہیں لگتی۔ میں نے دیکھا ہے جب میرا بھائی چلتا ہے تو ان کے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا سایہ کرتا ہے۔ جب میرا بھائی رک جاتا ہے تو بادل کا ٹکڑا بھی رک جاتا ہے۔

کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ اپنے رضاعی بھائی کے ساتھ جانوروں کی طرف چلے گئے۔ بھائی نے دیکھا کہ دو آدمی سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے اور آپ ﷺ کو پکڑ کر لٹایا۔ شکم مبارک چاک کیا۔ یہ رضاعی بھائی آپ ﷺ کو اسی حال میں چھوڑ کر اماں حلیمہؓ کے پاس دوڑتا ہوا گیا اور کہا: اماں! اماں! میرے بھائی کو دو آدمیوں نے لٹایا ہے اور شکم چاک کر دیا ہے۔ اس حال میں چھوڑ کے آیاں ہوں۔ حضرت حلیمہؓ اور آپ کا خاوند آئے اور آپ ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ کھڑے ہیں مگر رنگ خوف سے سرخ ہو گیا ہے۔ ہم نے پوچھا: بیٹا! کیا ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو سفید کپڑے والے آدمیوں نے مجھے لٹایا۔ میرا شکم چاک کر کے اس سے کچھ نکالا ہے۔ معلوم نہیں کیا تھا۔ اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ ہم آپ ﷺ کو اپنے گھر لے آئے۔ خاوند نے کہا حلیمہؓ اس بچے کو آسیب کا اثر ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے کہ یہ زیادہ ہو، ہم اس کو اس کی والدہ کے پاس پہنچا کر آئیں۔ ہم مکہ مکرمہ آئے۔ حضرت آمنہؓ نے کہا: حلیمہ! تو تو کہتی تھی کہ میں اس کو ابھی اور رکھوں گی۔ پھر کیوں لائی ہو؟ اماں حلیمہؓ نے جواب دیا۔ خدا کے فضل سے آپ کا لال بڑا ہو گیا ہے۔ میں اس کی خدمت کر چکی۔ خدا جانے آگے کیا اتفاق ہوتا۔ اس لئے لائی ہوں۔ حضرت آمنہؓ نے فرمایا: نہیں نہیں، یہ بات نہیں ہے۔ سچ سچ بتا۔ اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے سارا قصہ سنا دیا۔ حضرت آمنہؓ نے فرمایا: تجھے اس پر جنات کے اثر کا شک ہو گیا ہے؟۔ میں نے کہا: ہاں! حضرت آمنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! اس پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

میرے بیٹے کی ایک شان ہے۔ پھر زمانہ شکم کے حالات بیان کئے کہ جب میرا بیٹا میرے شکم میں تھا تو میں نے عجیب خواب دیکھے۔ میرے لال کی برکت سے میں پتھروں پر پاؤں رکھتی تو وہ موم ہو جاتے۔ میں کنویں پر پانی بھرنے جاتی تو پانی خود بخود اوپر آ جاتا۔ میں دھوپ میں چلتی تو بادل سایہ کرتے۔ پھر فرمایا: اچھا! ان کو چھوڑ دو اور تم خیریت سے گھر کو جاؤ۔

اماں حلیمہؓ فرماتی ہیں کہ: آپ ﷺ کبھی بچوں کو کھیلتا دیکھتے تو دیکھتے ہی رہ جاتے۔ ان کے ساتھ شریک نہ ہوتے۔ آپ ﷺ نے کبھی کپڑوں میں پیشاب نہ کیا تھا۔ آپ ﷺ کا ستر کبھی برہنہ نہ ہوا تھا۔ اگر کپڑا اتفاقاً اٹھ بھی جاتا تو فرشتے فوراً چھپا دیتے۔ حضور ﷺ خود فرماتے ہیں کہ ایک بار میں بچوں کے ساتھ پتھر اٹھا رہا تھا۔ لمبے کرتے ہونے کی وجہ سے سب نے اپنی لنگی اتار کر کندھے پر رکھی ہوئی تھی۔ میں نے بھی ایسا کرنا چاہا تو غیب سے آواز آئی لنگی باندھو اور جھٹکا لگا کر میں نے لنگی باندھی اور پتھر اٹھانے لگا۔

حضرت حلیمہؓ نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی والدہ محترمہ کے سپرد کیا اور واپس چلی گئیں۔

آپ ﷺ اپنی والدہ کے پاس تھے۔ آپ ﷺ کے والد ماجد حضرت عبداللہ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے فوت ہو گئے۔ آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو حضرت آمنہؓ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ اپنے رشتہ داروں کو ملنے گئیں۔ تقریباً ایک ماہ کے بعد جب واپس مکہ مکرمہ کا سفر کیا تو مدینہ اور مکہ کے درمیان مقام ابواء پر حضرت عبداللہ کی قبر مبارک پر تشریف لائیں۔ خدا تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا۔ مقام ابواء پر حضرت آمنہؓ کا بھی انتقال ہو گیا۔ چھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کے سر سے والدہ کا سایہ بھی اٹھ گیا۔

حضرت ام ایمنؓ جو آپ ﷺ کی والدہ کے ساتھ تھیں، آپ ﷺ کو لے کر مکہ واپس آئیں۔ اس دریتیم کو آپ ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کے حوالے کیا۔ آپ ﷺ اپنی ماں کے ساتھ گئے اور واپس اکیلے آئے۔ اماں موت کی آغوش میں چلی گئی۔

مولانا حبیب اللہ فیصل آبادی کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اڈہ ریاض آباد ضلع چنیوٹ کے متحرک کارکن اور جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے فاضل مولانا حبیب اللہ فیصل آبادی کے والد گرامی قاری محمد عبداللہ ۲۶ ستمبر ۲۰۱۹ء جمعرات و جمعہ کی درمیانی شب انتقال فرما گئے۔ مرحوم نیک سیرت، نیک صورت، متقی، پرہیزگار اور ایک مذہبی انسان تھے۔ مرحوم نے لواحقین میں مولانا حبیب اللہ کے علاوہ مفتی منیر اللہ، قاری ابوبکر اور حافظ اسد اللہ چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ قارئین لولاک سے بھی دعاؤں کی استدعا ہے۔

فضائل النبی ﷺ از مسلم شریف

آخری قسط

مولانا محمد شاہد ندیم

آپ ﷺ کے اسماء مبارک

۷۳...... حضرت محمد بن جبیر بن مطعمؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی بھی ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ میری وجہ سے کفر کو مٹائے گا اور میں وہ حاشر ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں پر جمع کیا جائے گا۔ (یعنی میرے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا) میں عاقب ہوں۔ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی اور نبی نہ ہو۔“ دوسری روایت میں ہے کہ میں نبی التوبہ اور نبی الرحمت ہوں۔ آپ ﷺ کا نام روف الرحیم بھی اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۶۱)

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ جاننے والے اور سب سے زیادہ ڈرنے والے

۷۴...... حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کام کے کرنے کے بارے میں اجازت عطا فرمائی۔ کچھ لوگ (کام کرنے سے) بچنے لگے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ غصہ میں آگئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات نمایاں ہوگئے۔ پھر آپ ﷺ نے پوچھا: ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ جس کام کے کرنے کی میں نے اجازت دی ہے اور وہ لوگ اس سے اعراض کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور میں ہی سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔ فواللہ لانا اعلمھم باللہ و اشدھم لہ خشیۃ! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۱)

آپ ﷺ کی اتباع کا وجوب

۷۵...... حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان فرماتے ہیں کہ انصار کے ایک آدمی نے حضرت زبیرؓ سے جھگڑا کیا رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرہ کے ایک مہرے کے بارے میں۔ جس سے کھجوروں کو پانی لگاتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو تا کہ وہ بہتا رہے۔ حضرت زبیرؓ نے انکار کیا۔ وہ جھگڑا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے حضرت زبیرؓ سے فرمایا: اے زبیر! تو اپنے درختوں کو پانی دے۔ پھر پانی اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دے۔ انصاری غصہ ہوگیا اور کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ! یہ زبیرؓ پھوپھی زاد بھائی تھے، اس وجہ سے ایسا ہوا۔ تو نبی کریم ﷺ کے چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی دے۔ پھر پانی روک لے۔ یہاں تک کہ پانی دیواروں تک چڑھ جائے۔ حضرت زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ آیت ”فلا و ربک لا یومنون“ اس بارے میں نازل ہوئی ہے۔

اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے، جب تک وہ اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو حاکم تسلیم نہ کرلیں۔

آپ ﷺ کی توقیر اور کثرت سوال سے ممانعت

۷۶…… حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰنؒ اور حضرت سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جس کام سے تمہیں روکوں تم اس سے رک جاؤ اور جس کام کے کرنے کا حکم دوں تم اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔ کیونکہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے ہلاک ہوگئے کہ وہ اپنے نبیوں سے کثرت سے سوال اور اختلاف کرتے تھے۔ مانھیتکم عنہ فاجتنبوہ وما امرتکم بہ فافعلوا! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۲)

۷۷…… حضرت عامر بن سعدؒ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کسی چیز کے بارے میں پوچھا (جبکہ) وہ مسلمانوں پر حرام نہ تھی۔ لیکن اس کے سوال کرنے کی وجہ سے وہ چیز حرام کردی گئی۔ (مسلم شریف ج۲ص۲۶۲)

۷۸…… حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے سوالات شروع کردیئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو پوچھ پوچھ کر تنگ کردیا۔ تو ایک دن آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور منبر پر بیٹھ کر فرمایا کہ تم لوگ مجھ سے پوچھو اور جس چیز کے بارے میں پوچھو گے میں تم کو بتادوں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا تو خاموش ہوگئے اور اس بات سے ڈرنے لگے کہ کہیں کوئی بات تو پیش آنے والی نہیں ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو ہر آدمی اپنا سر کپڑے میں لپیٹے ہوئے رو رہا تھا۔ بالآخر مسجد کے ایک آدمی نے عرض کیا جس سے لوگ جھگڑتے تھے اور اس کو اس کے غیر باپ کی طرف منسوب کرتے تھے۔ یارسول اللہ ﷺ میرا باپ کون ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے عرض کیا: (ایک اور روایت میں ہے کہ گھٹنوں کے بل گر کے عرض کیا) ”رضینا باللہ رباً وبالاسلام دیناً وبمحمد رسولاً عائذاً باللہ من سوء الفتن “ترجمہ: ”ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ تمام برے فتنوں سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔“ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج کے دن کی طرح کی بھلائی اور برائی کبھی نہیں دیکھی۔ کیونکہ جنت اور دوزخ کو میرے سامنے لایا گیا اور میں نے اس دیوار کے کونے میں ان دونوں کو دیکھا۔ انی صورت لی الجنۃ والنار فرأیتھا دون ھذا الحائط! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۳)

آپ ﷺ کے شرعی حکم پر عمل واجب اور دنیوی رائے پر اختیار

۷۹…… حضرت رافع بن حدیجؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو

وہ لوگ کھجوروں کو قلم لگا رہے تھے۔ یعنی کھجوروں کو گابھن کر رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کیا کر رہے ہو؟۔ انہوں نے کہا: ہم لوگ اسی طرح کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اس طرح نہ کرو تو شاید تمہارے لئے بہتر ہو۔ انہوں نے اس طرح کرنا چھوڑ دیا تو کھجوریں کم ہوگئیں۔ صحابہ کرامؓ نے اس بارے میں آپ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایک انسان ہوں۔ جب میں تمہیں کوئی دین کی بات کا حکم دوں تو تم اس کو اپنالو اور جب میں اپنی رائے سے کسی چیز کے بارے میں بتاؤں تو میں بھی ایک انسان ہی ہوں۔ حضرت عکرمہؒ فرماتے یا اس طرح کچھ اور آپ ﷺ نے فرمایا۔ دوسری روایت ہے کہ تم لوگ اپنے دنیوی معاملات کو میری نسبت زیادہ بہتر جانتے ہو۔ انتم اعلم بامر دنیاکم!

(مسلم شریف ج۲ص۲۶۴)

آپ ﷺ کی زیارت اور اس کی تمنا کی فضیلت

۸۰...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ تم پر ایک دن آئے گا کہ تم لوگ مجھے دیکھ نہیں سکو گے اور تمہارے لئے مجھے دیکھنا تمہیں اپنے اہل وعیال اور مال ودولت سے زیادہ پسندیدہ ہوگا۔ ثم لان یرانی احب الیہ من اھلہ ومالہ معھم! (مسلم شریف ج۲ص۲۶۴)!

خواجہ محمد زاہد کا وصال

۹؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو کویت میں صاحبزادہ خواجہ محمد زاہد وصال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون!

صاحبزادہ محمد زاہد صاحب خانقاہ سراجیہ کندیاں کے بانی حضرت مولانا احمد خان ؒ کے پوتے تھے۔ آپ عرصہ سے کویت میں مقیم تھے۔ وہاں ملازمت کے سلسلہ میں گئے اور وہیں کے ہوکر رہ گئے۔ گزشتہ کچھ عرصہ سے طبیعت ناساز تھی۔ ہسپتال داخل ہوئے تو فرشتہ اجل نے آن لیا۔ اس پر مزید یہ ہوا کہ ان کی اہلیہ محترمہ ہسپتال ان کی دیکھ بھال کے لئے گئیں ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کے میاں کا وصال ہوگیا ہے۔ یہ سنتے ہی وفا شعار خاتون بھی جان کی بازی ہار گئی۔ ایک ساتھ دو جنازے ہوگئے۔

۹،۱۰؍محرم کو کویت میں بھی خاصا جوش ہوتا ہے۔ نتیجہ میں ۱۲؍محرم صبح سات بجے ان کے جنازے پاکستان پہنچے۔ اسی دن یعنی جمعرات کو بعداز جنازہ اور بعدہ خانقاہ سراجیہ کے قبرستان کے قطعہ خواص میں تدفین ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ عزیز احمد، صاحبزادہ مولانا خواجہ خلیل احمد، صاحبزادہ سعید احمد، صاحبزادہ رشید احمد، صاحبزادہ نجیب احمد، صاحبزادہ محمد حامد سراج اور مرحوم کے جملہ پسماندگان سے اظہار تعزیت کے ساتھ ادارہ لولاک دعا گو ہے کہ حق تعالیٰ دونوں متوفیان کو جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائیں۔ آمین!

ایک سبق آموز کہانی

ابوالریاض محمد امین

لکھا ہے کہ ایک دن جنگل کے بادشاہ نے تین جانور شکار کئے اور بھیڑیئے اور لومڑی کو بلا کر پوچھا کہ اس شکار کو کس طرح کھایا جائے۔ پہلے بھیڑیئے کی باری تھی۔ وہ بولا کہ جناب! ایک جانور آپ کھالیں، ایک مجھے دے دیں اور تیسرا لومڑی کو دے دیا جائے۔ جنگل کے بادشاہ کو اس تقسیم پر بڑا غصہ آیا کہ شکار مارنے والا میں اور یہ حصہ دار کہاں سے آ گیا۔ چنانچہ ایک ہی پنجہ مار کر بھیڑیئے کا کچومر نکال دیا۔ پھر لومڑی سے پوچھا تو وہ بولی کہ حضور! جان کی امان پاؤں تو عرض کروں کہ ایک جانور آپ ابھی کھالیں۔ ایک رات کو کھالینا اور تیسرا ابھی کل کو آپ ہی کھالیں۔ اس جواب پر شیر بڑا خوش ہوا اور پوچھا کہ اے لومڑی! اتنی عقل تجھے کہاں سے آ گئی؟ لومڑی نے جواب دیا کہ وہ سامنے بھیڑیئے کی ہڈیاں بتا رہی ہیں۔

روزمرہ کے ایسے واقعات اپنے اندر بڑے سبق رکھتے ہیں۔ ہمیں ایسے واقعات سے نصیحت حاصل کرنی چاہئے۔ مثلاً کتاب میں لکھا ہے کہ آگ سے بچو، یہ کپڑے جلا دیتی ہے۔ اس پر یقین کرنا چاہئے۔ پھر اگر واقعی کوئی کسی کے کپڑے جلتا دیکھ لے تو عبرت پکڑنی چاہئے کہ آگ کے پاس نہیں بیٹھنا۔ لیکن اگر پھر بھی کوئی باز نہیں آئے گا تو آگ ضرور اس کے کپڑے جلا دے گی۔

اگر آگ کے پاس بیٹھو گے جا کر   تو اٹھو گے اک روز کپڑے جلا کر

یا خدانخواستہ خود ہی آگ کی لپیٹ میں آ گئے تو پھر نصیحت اور توبہ کسی کام نہیں آئے گی۔ کیونکہ جب موت سامنے آ جائے تو لاکھ توبہ کریں۔ ہرگز قبول نہیں۔ البتہ موت سے پہلے ہزار بار بھی غلطی ہو جائے تو ذرا سی پشیمانی سے خدا اپنی رحمت سے بخش دیتے ہیں۔ اس کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اس کی رحمت سے کافر ہی مایوس ہوتے ہیں۔ مسلمان ہمیشہ پرامید رہتا ہے۔

قرآن کی زبان میں ایسی مثال کو علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کہا جاتا ہے۔ یعنی علم سے یقین کرو، پھر آنکھوں دیکھے حال سے نصیحت پکڑو۔ آخر کار جب حق وارد ہو ہی جائے یعنی موت طاری ہو جائے تو یقین کرنے کا کیا فائدہ۔ موت سے پہلے موت پر یقین کرو اور جب یقین ایسا ہو جائے تو قبر وحشر سے بچنے کے لئے توبہ کرو۔ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ بیڑا پار ہے۔ قرآن آسمانی کتاب ہے اور خدا کی کلام ہے۔ قرآن میں بھی پہلی امتوں کے حالات درج ہیں کہ جن قوموں نے نبیوں کا کہا نہ مانا۔ مثلاً قوم نوح، قوم لوط، قوم ہود وغیرہ تو ان پر خدا کا غضب نازل ہوا۔ کوئی سیلاب کی نذر ہوئے، کوئی بحیرہ قلزم میں ڈوب گئے۔ کئی

آندھی اور طوفان سے مارے گئے۔ کوئی زلزلے میں دفن کر دیئے گئے۔ کسی پر پتھر برسائے گئے اور کسی کا نام ونشان تک مٹا دیا گیا۔ پس جنازہ دیکھ کر اپنی موت کا فکر کرنا چاہئے اور اپنے جنازے کے لئے توبہ کر لینی چاہئے اور عقل مند وہ ہے جو واقعات سے عبرت پکڑے اور نصیحت حاصل کرے اور برے کاموں سے باز آجائے۔ وہ بے وقوف ہے جو آج کل پر ٹالتا ہے اور بڑھاپے کا انتظار کرتا ہے۔ موت بچپن اور جوانی نہیں دیکھتی۔ پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے اور پتا کاٹا جائے۔ موت سے پہلے موت کی فکر کرنی چاہئے اور عذاب سے پہلے توبہ کرنی چاہئے۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ہم سب کو توبہ کی توفیق دے۔ آمین!

سیدنا حضرت حسنؓ کی نکتہ آفرینی

سیدنا حضرت حسنؓ کی نکتہ آفرینی کے بارے میں تفسیر واحدی میں ایک شخص کا واقعہ اس کی زبانی بیان کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے مدینہ کی مسجد میں آکر دیکھا کہ ایک شخص جماعت کثیرہ میں بیٹھا ہوا آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کر رہا ہے۔ میں نے اس محدث سے پوچھا کہ قرآن مجید میں جو ''شاھد'' اور ''مشھود'' کے الفاظ آئے ہیں، ان کے معنی کیا ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ''شاھد'' سے مراد جمعہ کا دن ہے اور ''مشھود'' سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ پس میں اور لوگوں کے پاس بھی گیا جو اسی مسجد میں وعظ فرما رہے تھے اور ان سے دونوں لفظوں ''شاھد و مشھود'' کے معنی پوچھے۔ انہوں نے بھی اسی کے قریب قریب معنی بتائے۔ جو پہلے محدث نے بیان کئے تھے۔ یعنی ''شاھد'' جمعہ کا دن اور ''مشھود'' قربانی کا دن۔ پھر میں وہاں سے ایک اور نوجوان شخص کے پاس گیا جس کا چہرہ نورانی تھا، جو لوگوں کو وعظ کر رہا تھا۔ ان سے دونوں لفظوں کے معانی دریافت کئے۔ اس نوجوان نے جواب دیا: اے سائل! ''شاھد'' محمد ﷺ ہیں اور ''مشھود'' قیامت کا دن ہے۔ کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پاک رسول ﷺ سے خطاب فرمایا ہے: ''انا ارسلنک شاھدا و مبشرا و نذیرا (الاحزاب:۴۵)'' ﴿اے پیغمبر! ہم نے تمہیں شاہد حال خلائق اور مسلمانوں کو جنت کی خوشخبری اور کافروں کو دوزخ سے ڈرانے کے لئے بھیجا ہے۔﴾

دوسری جگہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ذلک یوم مجموع له الناس وذلک یوم مشھود (ھود:۱۰۳)'' ﴿یعنی قیامت کا وہ دن ہے جس کے لئے سب لوگ جمع ہوں گے اور وہ دن حاضر کیا گیا ہے۔﴾ پس قرآن مجید کی ان دونوں آیات کے ملانے سے یہ بات بخوبی ثابت ہوگئی کہ شاہد پیغمبر خدا ﷺ ہیں اور مشہود قیامت کا دن۔ یہ سن کر میں وہاں سے چل دیا اور لوگوں سے ان تینوں صاحبوں کے نام دریافت کئے۔ حاضرین نے کہا: جس سے پہلے تو نے پوچھا تھا وہ حضرت عبداللہ بن عباس، دوسرے حضرت عبداللہ بن عمر اور تیسرے صاحب کا نام حسن بن علی ہے۔ رضی اللہ عنہم! (ریحانۃ النبی ﷺ ص۸۵،۸۶)

غازی بابا سید اطہر حسین شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قاری محمد بخش قادری ہلال پوری

۳؍مارچ ۲۰۱۹ء بروز اتوار اس دارفانی سے کوچ فرماگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! پنجاب کے مشہور شہر بھلوال کے ایک صحیح العقیدہ سنی سید گھرانے میں جنم لیا۔ آپ کے والد سید کرامت حسین شاہ بخاری سکول ماسٹر تھے۔ آپ کا سلسلہ بیعت حضرت پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند حضرت غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ سید اطہر حسین شاہ کو عزت سادات، کھرا عقیدہ، نسبت کمال پیرآف گولڑہ شریف ورثہ میں ملیں۔ آپ نہایت خوبرو خوش وضع اور خوش عقیدہ ہونے کے ساتھ ساتھ خوبصورت قدوقامت نہایت بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ اللہ نے آپ کو غیرت دینی کمال درجے کی عطاء فرمارکھی تھی۔ علاقہ کی بااثر شخصیات سے میل ملاپ، اٹھنا بیٹھنا آپ کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔ آپ بھلے زمانے میں بندوق رکھتے تھے۔ ذریعہ معاش آپ کا طب وحکمت تھا۔ کاروبار ہی کے سلسلے میں ۱۹۹۲ء میں آپ حلال پور نوناں آئے اور مدرسہ تعلیم القرآن کی دوکان میں برلب سڑک مطب بنایا۔ آتے جاتے لوگوں سے جب آپ کو پتہ چلا کہ یہاں تو مرزائیوں نے تسلط جمایا ہوا ہے اور غریب کمزور مسلمانوں کو دبا رکھا ہے۔ آپ کی غیرت دینی نے پانسہ پلٹا۔ آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور مسلمانوں کو کہا کہ فکر نہ کرو، ان کا توڑ کرلیتے ہیں۔ (فقیر محمد بخش القادری ۱۹۷۴ء والی تحریک میں باقاعدہ طور پر شامل تھا۔ اپنی حد تک کام کررہے تھے، مگر دبے ہوئے تھے) آپ نے سرگودھا سے قاطع مرزائیت مولانا محمد اکرم طوفانی سے مشورہ کیا انہوں نے حوصلہ دیا اور کام شروع ہوگیا۔ مساجد میں جلسے ہونا شروع ہوئے۔ ملتان مرکز سے لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا گیا۔ عوام الناس کو قادیانیوں کی حقیقت سے آگاہی ہوئی۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے دامے درمے قدمے سخنے ہر لحاظ سے آپ کا ساتھ دیا۔ اپنی جماعت ختم نبوت کو اس تحریک میں شامل کیا۔ ملک بھر سے واعظین بلوا کردیئے۔ خود کمال کے باربار خطاب کرکے قادیانیوں کو للکارا۔ قادیانی حسب عادت متحد ہوئے اور مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے آپ کو چپ کرانے کے درپے ہوئے۔ آپ کو لالچ دیئے گئے، دباؤ ڈالا گیا، دھمکیاں دی گئیں۔ مگر سید اطہر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نہ لالچ میں آئے اور نہ مرعوب ہوئے۔ آپ کی شخصیت نہایت باوقار دبدبہ والی تھی۔ آپ نے کہا کہ میں اگر بک گیا یا جھک گیا تو بروز قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔ آہستہ آہستہ آپ کا کاروبار ٹھپ ہوگیا۔ فاقے آنے لگے۔ مگر آپ نہ رکنے والے تھے اور نہ رکے۔ حلال پور میں شعور بیدار ہوگیا۔ لوگ ختم نبوت پر پختہ ہوگئے اور مرزائی کچھ گاؤں چھوڑ گئے۔ کچھ مسلمان ہوگئے۔

حلال پور کے نواح میں تخت ہزارہ اور ادرحماں، قادیانیت کا گڑھ سمجھا جاتا تھا۔ مسلمان اونچا کلمہ نہ پڑھتے تھے۔ ادرحماں کو چھوٹا ربوہ کہا جاتا تھا۔ وہاں سے آپ نے ایک ہمت والے جوان محمد بخش بھاگت کو لیا حلال پور سے کچھ جوان لئے تخت ہزارہ سے کچھ جوان لئے اور تاجدار ختم نبوت کی ختم نبوت کے نعرے اور ترانے گانے شروع کر دیئے۔ تخت ہزارہ میں آپ کو ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ٹھکانے لگانے کا پروگرام ہوا۔ آپ کا سر پھٹ گیا۔ بھیجا باہر نکل آیا۔ کلہاڑی سے آپ پر تشدد کیا گیا۔ مرزائی اپنی طرف سے شاہ جی کو مردہ کر گئے۔ مگر جسے اللہ نہ مارے اسے کوئی نہیں مار سکتا۔ شاہ جی کو اللہ نے زندگی اور رہائی اور عزت سے نوازا اور ادرحماں میں اب دن دہاڑے ختم نبوت کانفرنسیں اور دینی پروگرام ہو رہے ہیں۔ مسلمان اب آنکھیں کھول کر اور سر اٹھا کر زندگی گزار رہے ہیں۔ ہر آئے دن قادیانی سچے رسول کا سچا کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہیں۔ یہ سب اللہ کا فضل، شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ کی محنت ہے۔ تخت ہزارہ سانحہ کے بعد آپ جیل چلے گئے۔ ہسپتال رہے صحت یاب ہوئے، رہا ہوئے۔ پھر اس علاقہ کو آپ نے خیر باد کہہ دیا اور اپنے بال بچے لے کر قائدآباد مقیم ہوگئے۔ اللہ کے آسرے پر دن گزارتے رہے۔ مگر جہاں گئے مرزائیوں کو کمال کھوج کے ساتھ مسلمانوں سے نکالتے رہے۔ کچھ عرصہ آپ فیصل آباد رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں بھی آپ نے قادیانیوں کا پیچھا نہ چھوڑا۔ پھر قدرت انہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائدآباد لائی۔ قائدآباد سے متصل چک ٹی.ڈی میں پچپن سالوں سے ایک مسجد مرزائیوں کے قبضہ میں تھی۔ آپ نے ہائیکورٹ میں مقدمہ لڑ کر واگزار کرائی اور اس کا نام مسجد یمامہ رکھا اور اس کی آبادکاری میں مصروف زندگی گزار رہے تھے۔ مسجد میں خطیب و امام اور مدرس کا بندوبست کیا اور ساتھ ساتھ مرزائیوں کا مقابلہ بھی تھا۔ وہاں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کرائی۔ علاقہ میں مسلمانوں سے رابطے، ان کو بیدار کرنا اور عزت و ناموس رسالت کے لئے ذہن سازی کرنا قادیانیوں کے گندے عقائد لوگوں پر واضح کرنا، آپ نوجوان علماء سے خصوصی شفقت فرماتے اور احساس دلاتے۔

اسی سلسلہ میں آپ ختم نبوت کی تیاری میں تھے پروگرام کی اجازت لینے اور علماء سے وقت لینے نکلے تھے کہ راستہ میں بیماری اور نقاہت نے حملہ کیا۔ بیٹے علی شاہ سے کہا مجھے گھر لے چلو۔ گھر پہنچتے ہی اپنے آخری اور پکے گھر پہنچ گئے۔ بڑی عمر، سفید گھنی لمبی ریش، سر پہ ٹوپی، فقیرانہ درویشانہ سادہ لباس، یہ غازی بابا اپنے آخری سفر کو سدھار گیا۔ آخری وقت بھی ختم نبوت کے پہرے پر تھا۔ زہے نصیب! استقبال ہوں گے، انوکھے حال ہوں گے۔ آپ کی نماز جنازہ میں غلامانِ مصطفیٰ کی کثیر تعداد بالخصوص دور و نزدیک سے علماء مشائخ ٹوٹ کر شامل ہوئے اور سعادت سمجھتے ہوئے ایک کیف محسوس کیا۔ نماز جنازہ علاقہ کی معروف دینی شخصیت پیر احسن قیوم مظہری آف پپلاں شریف نے پڑھائی اور قائدآباد کے قبرستان میں حضرت بابا شاہ زمان ہمدانی کے مزار کے ساتھ دفن کئے گئے۔ آپ کے جنازے پر اور آپ کی قبر پر بھی تاجدار ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے نعرے لگ رہے ہیں۔ آپ نے سوگواران میں دو بیٹے دو بیٹیاں اور بیوی

چھوڑے ہیں۔ سلام اس باہمت خاتون پر جس نے شاہ جی کا ہر حال میں ساتھ دیا۔ آپ کے بیٹے ماشاء اللہ جوان ہیں۔ دینی غیرت رکھتے ہیں۔ سادہ زندگی گزار رہے ہیں۔ شاہ صاحب کا تخت ہزارہ کا واقعہ یہ ہے کہ:

جمعہ کا دن تھا۔ ہم تین ساتھیوں نے (حافظ قاری سید امیر حسین شاہ کوٹلوی، حافظ محمد بشیر صاحب نقشبندی پھتو والہ ضلع منڈی بہاؤالدین اور بندہ ناچیز حافظ قاری محمد بخش حافظ القادری حلال پوری ناظم اعلیٰ مدرسہ تعلیم القرآن محمدیہ، حنفیہ، قادریہ حلال پور نوناں ضلع سرگودھا) پروگرام بنایا کہ آج نماز جمعہ تخت ہزارہ میں خطیب اہل سنت حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ صاحب کوٹلوی کے پیچھے پڑھتے ہیں۔ نماز سے فارغ ہوئے کافی دیر تک مسجد میں بیٹھے رہے۔ چائے وغیرہ ہوئی۔ تقریباً عصر ہوگئی۔ حافظ محمد بشیر صاحب بھی چلے گئے۔ بندہ ناچیز کی ملاقات مجاہد ختم نبوت حضرت قبلہ شاہ صاحب، سید اطہر حسین بخاری سے ہوگئی۔ آپ بس اڈے پر ایک ہوٹل کے سامنے تشریف فرما تھے۔ (میں نے عرض کیا کہ میں ان کا محرم راز تھا۔ آپ مجھ پر بڑے مہربان اور بھائی سمجھتے ہیں) مجھے آپ نے ٹھہرالیا۔ میں جلدی نکلنا چاہتا تھا۔ شام ہونے کو تھی۔ آپ بضد تھے کہ میں ٹھہروں۔ بہرحال آپ نے ہوٹل پر چائے کا آرڈر دیا۔ چائے آگئی۔ ہم دونوں چائے پینے لگے۔ آپ ساتھ ساتھ بڑے درد وسوز سے آپ بیتی سناتے رہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نہایت دکھ اور کرب کے کیف میں ہوں۔ میرے ایک ہم سفر اور رفیق خاص مستری محمد اشرف کے بیٹے عمران کا ہاتھ ٹوکا مشین (چارہ کترنے والی) میں آکر کٹ گیا ہے اور مرزائیوں نے بکواس کیا ہے کہ یہ ہمارے مرزا صاحب کی کرامت ہے میں اس دکھ کو برداشت نہیں کر پارہا۔ ساتھ ساتھ آپ رو رہے ہیں۔ عینک اتار کر آنسو پونچھتے ہیں۔ میں چائے تو پی ہی رہا تھا مگر اس سوچ میں گم تھا کہ شاہ صاحب جیسا چٹان سے بھی مضبوط انسان بلکہ مرد آہن اور پھر رونا یہ بات جڑتی نہیں۔ آپ نے ساری کہانی سنائی۔ مجھے ٹھہرائے رکھا۔ میں نہایت انہماک سے آپ کی باتیں سن رہا تھا۔ آپ اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکے تھے اور بکھر جانا چاہتے تھے۔ آپ اس دکھ اور ظلم کو برداشت نہیں کر پارہے تھے۔ میں چونکہ آپ کے مزاج سے واقف تھا ایک عرصہ سے آپ کے ساتھ وابستہ تھا۔ ساری تحریک آنکھوں کے سامنے دیکھی تھی۔ آپ نہ ڈرنے والے، نہ دبنے والے، نہ جھکنے والے، نہ بکنے والے، بلکہ پختہ ایمان والے اور ارادوں پر پورا اتر جانے والے مجاہد تھے۔ میں اب اپنے اندر اس بات کا یقین کر چکا تھا۔ آج جتنے بند باندھیں گے ٹوٹ جائیں گے اور کچھ ہو کر رہے گا۔ (میں بدقسمتی سے کمزور دل کا انسان ہوں۔ شاہ صاحب کو مجھ سے گلا رہتا تھا کہ تم ڈر جاتے ہو) میں ڈر گیا اور جلدی سے نکل جانے کے لئے حضرت سے اجازت لی اور چلتا بنا۔

تخت ہزارہ سے میرا گاؤں (حلال پور نوناں) تقریباً تین کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ آتے ہی نماز مغرب پڑھی اور کان لگائے ہوئے ہوں کہ ابھی تخت ہزارہ سے کسی بہت بڑے واقعہ کی اطلاع آئے گی۔ تھوڑی دیر بعد سن لیا کہ شاہ صاحب (اطہر حسین شاہ) شہید ہوگئے ہیں۔ مرزائیوں نے انہیں قتل کر دیا ہے۔

پھر پولیس کو گزرتے دیکھا، کر کیا سکتے تھے۔ ہر طرف سے ناکہ بندیاں ہوچکی تھیں۔ صبح ہوئی تو سنا کہ شاہ صاحب شدید زخمی ہیں۔ کرفیو نافذ ہے نظام زندگی معطل ہے۔ یہاں ایک اور واقعہ رونما ہوا جو پڑھنے سننے اور سنانے کے قابل ہے اور فخر سے سربلند کرتا ہے۔ ڈھ رانجھا ہسپتال کی ایمبولینس کا ڈرائیور اپنے تاثرات دیتا ہے کہ ہسپتال سے مجھے تخت ہزارہ قادیانی زخمی لانے کو بھیجا گیا۔ میں مرزائیت کو اتنا نہیں سمجھتا تھا۔ مگر اب ایسا سمجھا ہوں کہ رگ وپے میں اتر گئی ہے۔ ڈھ رانجھا ہسپتال سے میں نے گاڑی نکالی تو چیک کیا۔ اس کے اوپر والی بتی جل رہی تھی اور ہوٹر بھی بج رہا تھا۔ تخت ہزارہ پہنچنے تک بتی جلتی رہی اور ہوٹر بجتا رہا۔ مرزائی زخمی کو گاڑی میں رکھتے ہی ہوٹر بجنے سے رک گیا اور بتی جلنے سے رک گئی۔ اس حالت میں میں ڈھ رانجھا ہسپتال واپس پہنچا ہی تھا کہ عملے نے بتایا کہ جلدی گاڑی خالی کرو۔ شاہ صاحب کو فیصل آباد ہسپتال پہنچانا ہے۔ یہاں ان کا علاج نہیں ہوسکتا۔ جونہی گاڑی سے مرزائی کو اتارا اور صفائی وغیرہ کے بعد شاہ صاحب قبلہ کو فیصل آباد پہنچانے کے لئے گاڑی میں رکھا۔ اللہ گواہ ہے گاڑی کی بتی از خود جلنے لگی اور ہوٹر بجنے لگا۔ اب میں سمجھ گیا کہ کفر کیا ہے اور اسلام کیا ہے۔ کافر کی نحوست نے اتنا گاڑی پر اثر ڈالا کہ ہوٹر اور بتی جلنے سے رک گئے اور مسلمان مجاہد اور دیوانہ رسول ﷺ کی برکت اور اسلام کی روشنی سے ہوٹر اور بتی آٹومیٹک چلنے لگے۔ (ماشاءاللہ)

خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اسباب بننے لگے۔ شاہ صاحب قبلہ بچ گئے۔ ہوا یوں کہ شاہ صاحب نے نماز مغرب کے وقت شہر کے بچوں کو لیا اور اپنے دکھ درد کے ازالے اور سچائی کے اجالے کے لئے شہر میں جلوس نکالا۔ نعرے لگائے اور چیلنج کیا کہ اگر بچے کا ہاتھ ٹوکا مشین میں مرزا صاحب کی کرامت سے کٹا ہے تو مرزا صاحب کو کہو کہ میرا کچھ بگاڑے۔ مرزائیوں نے باہر سے گھسیٹ کر شاہ صاحب کو اپنی عبادت گاہ میں لے لیا اور زدوکوب کرنا شروع کردیا۔ ڈنڈوں، کلہاڑیوں سے مرزا کے چیلے، محمد ﷺ کے دیوانے کو مارنے لگے۔ جلوس کے بچوں نے شور مچادیا کہ مرزائی شاہ صاحب کو مار رہے ہیں، قتل کررہے ہیں، شہید کررہے ہیں۔ مساجد میں اعلانات ہوگئے۔ بس پھر کیا ہوا کوئی غیبی طاقت آئی۔ مسلمان سنتے گئے اور لپکتے گئے۔ جہاں تک لاؤڈ سپیکروں کی آوازیں گئیں۔ مسلمان گھروں، ڈیروں سے دوڑے اور مرزائیوں کی عبادت گاہ کے درپے ہوگئے۔ اس وقت تک انہوں نے شاہ صاحب کو اپنی طرف سے ختم کردیا ہوا تھا۔ مسلمانوں نے شاہ صاحب کو مانگا، بات نہ بنی تو نعرۂ تکبیر لگایا اور دیوار کو دھکا دیا۔ دیوار نعرہ تکبیر پر نثار ہوگئی۔ کچھ لوگوں نے شاہ صاحب کو نکال لیا اور کچھ لوگ مرزائیوں پر حملہ آور ہوئے۔ قدرت کا سارا کرشمہ ہوا۔ شاہ صاحب نرا بچے ہی نہیں مقدمے سے باوقار بری بھی ہوگئے۔ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اسلامیوں کی لاج رکھ لی اور محمدیوں مصطفویوں کے حوصلے بلند کردیئے اور قادیانیوں کو شکست فاش اور شرمندگی سے دوچار کردیا۔

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وخاتم النّبیین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین!

حضرت مولانا محمد اسعد اللہ رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

حافظ محمد اسحاق ملتانی

حضرت مولانا بشیر احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میں حضرت مولانا محمد اسعد اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور) کے پاس بحیثیت خادم مقیم تھا۔ آپ کی عادت مبارکہ تبلیغ دین وتردید باطل کی تو تھی ہی اس سے بڑھ کر یہ کہ جب آپ کو معلوم ہوتا کہ فلاں جگہ پر کوئی باطل پرست لوگوں کو گمراہ کررہا ہے۔ آپ بلا طلب فوراً وہاں پہنچ کر لوگوں کو گمراہی سے بچاتے اور باطل پرست سے مناظرہ ومباحثہ کر کے وہاں سے بھگا دیتے تھے۔

حضرت والا کو معلوم ہوا کہ سہارنپور کے ایک گاؤں میں کوئی قادیانی امام آگیا ہے اور اس نے پورے گاؤں کو قادیانی بنا دیا ہے۔ حضرت نے وہاں کا پروگرام بنالیا اور جمعرات کے دن اسباق پڑھا کر چند طلباء کو ہمراہ لے کر اس گاؤں میں پہنچ گئے۔ ان طلباء میں سے ایک میں (مولانا بشیر احمد) بھی تھا۔ لیکن اتفاق سے اس گاؤں کا وہ قادیانی امام اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ حضرت نے رات کو تمام گاؤں والوں کو مسجد میں جمع کر کے ایک زبردست تقریر کی اور سمجھایا کہ قادیانی کافر ہے۔ اس کو ماننا کفر ہے۔ آپ لوگوں کو آپ کے امام نے کافر بنا دیا۔ گاؤں والوں کی سمجھ میں آگیا کہ امام نے واقعی ہم لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ چنانچہ حضرت والا کی تقریر کے بعد سب نے قادیانیت سے توبہ کی۔ ہم سب نے مشورہ دیا کہ ان لوگوں کا دوبارہ نکاح بھی پڑھایا جائے تاکہ ان کے دلوں میں اس کا احساس اور اہمیت بیٹھ جائے۔ چنانچہ سب کا دوبارہ نکاح پڑھایا گیا۔

ہم لوگوں نے عرض کیا: حضرت! ان لوگوں کو بیعت بھی فرمالیں تاکہ یہ لوگ مضبوط ہو جائیں اور توبہ پر ان کو خوب پختگی نصیب ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں کیسے بیعت کر سکتا ہوں۔ مجھے اس کی اجازت نہیں ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ اس وقت مصلحت اور ان لوگوں کی بھلائی اسی میں ہے کہ ان کو بیعت کیا جائے۔ یہ مسئلہ بعد میں حل ہوتا رہے گا کہ اجازت ہے یا نہیں؟ ہمارے مشورہ پر حضرت والا کو شرح صدر ہوا تو تمام گاؤں والوں کو بیعت فرمایا۔ اگلے دن سہارنپور واپسی ہوئی تو حضرت والا نے صورتحال سے ایک خط کے ذریعہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ کیا۔ اس خط میں یہ بھی لکھا تھا کہ احباب نے یہ مشورہ دیا اور یہی مصلحت بھی سمجھی گئی کہ ان لوگوں کو بیعت کرلیا جائے تو مجھ سے ان کی دینی مصلحت کی خاطر یہ قصور ہوگیا کہ میں نے ان کو بیعت کرلیا ہے۔ جب کہ مجھ کو بیعت کی اجازت نہ تھی۔ اس کے جواب میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولانا اسعد اللہ رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کو دعائیں دیں اور تحریر فرمایا کہ آپ نے قصور نہیں کیا بلکہ بہت بڑے اجر کا کام کیا ہے۔ آپ بیعت کے اہل ہیں اور آپ کو اب باقاعدہ بیعت کی اجازت ہے۔ (مشائخ دیوبند ص ۵۶۳)

اہل مغرب کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے گستاخوں سے دوستی

عطاء محمد جنجوعہ

پاکستان کا قادیانی عبدالشکور متنازعہ اور ممنوعہ کتب بیچنے کے جرم میں گرفتار ہوا۔ ہائیکورٹ کے جج نے عدالتی کارروائی کے بعد اسے آٹھ سال قید اور جرمانہ کی سزا سنائی۔ امریکی ادارے ریلیجس فریڈم (کمیشن برائے مذہبی آزادی) نے اس سزا پر تنقید کی اور رہائی پر زور دیا اور اقوام متحدہ نے بھی سفارش کی۔ ساڑھے تین سال بعد اسے رہائی مل گئی۔ پھر اس نے امریکہ میں پناہ حاصل کرلی اور امریکی صدر ٹرمپ سے ملاقات کی اور نہایت مظلومانہ انداز میں اپنی داستان سنائی۔ امریکی صدر نے ہاتھ بڑھا کر اس سے ہاتھ ملایا اور تسلی دے کر رخصت کیا۔

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے مذہبی قائد سے والہانہ محبت کرتا ہے اور اس کے عقیدت مندوں سے دوستی کا رشتہ پیوست کرتا ہے۔ جب کہ ان کی توہین کرنے والوں سے نفرت کرتا ہے۔ لیکن صلیبی قوم کا رویہ اس کے متضاد ہے۔ یورپ اور امریکہ میں عیسائیوں کی اکثریت ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو ابن اللہ مانتے ہیں۔ لیکن ان کی دوستی یہودیوں اور قادیانیوں سے ہے جو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے گستاخانہ نظریہ رکھتے ہیں۔

یہودی روّیہ

سیدنا مسیح علیہ السلام نے نبوت ملنے کے بعد بنی اسرائیل کی اصلاح کی، ان تھک کوشش کی، انہیں تورات کے احکام یاد دلائے، ان کی غلطیوں کی نشان دہی کی، انجیل کے احکام سنائے اور سکھائے، مگر ماسوائے چند کے بگڑی قوم کی حالت نہ سنور سکی بلکہ یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔ سیدنا زکریا علیہ السلام پر سیدہ مریم سے زنا کا الزام لگایا اور بالآخر ان کو اسی وجہ سے قتل کر دیا۔ سیدنا یحییٰ علیہ السلام نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی تصدیق کی تو انہیں بھی حکومت کی وساطت سے مروا ڈالا۔ ان دونوں انبیاء کرام کے قتل کے بعد یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن بن گئے۔ یہودی احبار نے ان پر مقدمہ چلایا اور حکومت پر دباؤ ڈال کر انہیں سولی پر لٹکانے کی کوشش کی۔ عیسائی تسلیم کرتے ہیں کہ یہودیوں کی شکایت کرنے پر بادشاہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہی سولی دی۔ انجیل متی میں مذکور ہے: ’’یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا: ’’ایلی ایلی لما سبقتنی؟ ‘‘یعنی اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔‘‘ (متی:۲۷:۴۶)

اور آپ نے چیخ چیخ کر جان دی پھر یوسف نامی شخص نے پلاطوس سے درخواست کی کہ لاش اس کے حوالے کر دی جائے۔ چنانچہ اس نے آپ کو قبر میں دبایا اور پھر چٹان رکھ دی۔ یہ جمعہ کی شام کا وقت تھا۔

پھر تین دن بعد اتوار کو سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوکر لوگوں کو دکھائی دیئے۔ پھر آسمان پر چڑھ گئے اور دوبارہ آنے کا وعدہ کر گئے۔عقیدہ کفارہ کی عمارت اس پر کھڑی کی گئی۔ یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی مخالفت اور اپنی بداعمالیوں کی بناء پر معاشرہ میں نفرت کا نمونہ بن گئے۔ وہ دربدر نقل مکانی کرتے رہے۔ بالآخر یہودی لیڈروں نے مل کر ترکیب سوچی۔انہوں نے یورپی حکمرانوں کو قرضے دے کر اثر ورسوخ حاصل کرلیا اور من پسند مقاصد حاصل کیے۔اسرائیل کا قیام اس کی زندہ مثال ہے۔سابقہ پوپ جان پال دوم نے بھی یہودی دباؤ کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے اور صدیوں سے قائم عیسائیوں کے اس الزام سے اسرائیلیوں کو بری قرار دے دیا کہ:''یہودی یسوع مسیح کے قاتل ہیں۔''

مزید برآں انہوں نے پروپیگنڈہ مہم تیز کردی۔ چونکہ انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کا قول مذکور ہے کہ:''میں اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں آیا ہوں۔''اس بناء پر عیسائیوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسرائیل کی حفاظت کے لئے جان پر کھیل جائیں۔علاوہ ازیں ان کو یقین دلایا کہ سیدنا مسیح کے نزول پر یہودی ان پر ایمان لائیں گے۔ مذکورہ پروپیگنڈہ حقائق کے منافی ہے۔نزول مسیح کے وقت عیسائی اسلام میں داخل ہوکر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا ساتھ دیں گے جب کہ یہودی دجال کا ساتھ دیں گے۔

نزول مسیح کے وقت قوم یہود کی قیادت دجال کے ہاتھ میں ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لاکر دجال کو قتل اور اس کے ساتھی یہودیوں کا صفایا کریں گے۔اس سے فارغ ہوکر قوم نصاریٰ کی غلطیوں کی اصلاح فرمائیں گے۔ان کے اعتقادی بگاڑ کی بنیاد عقیدہ تثلیث، کفارہ اور صلیب پرستی پر مبنی ہے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری سے عیسائیوں پر واضح ہوجائے گا کہ وہ دوسرے انسانوں کی طرح ایک انسان ہیں۔اس طرح آپ کا وجود عقیدۂ تثلیث کی تردید کرے گا۔کفارہ اور صلیب پرستی کا دارومدار اس پر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو معاذ اللہ سولی پر لٹکایا گیا۔حضرت عیسیٰ کا بقید حیات ہونا عقیدہ کفارہ اور تقدس صلیب کی نفی ہوگی۔اس طرح عیسائی اسلام کے حلقہ بگوش میں جائیں گے۔اہل مغرب! آپ یہودیوں سے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تعلقات قائم رکھیں لیکن ان پر اعتماد کرکے دوستی کے رشتہ میں پیوست نہ کریں۔اس میں آپ کی فلاح اور کامیابی ہے۔

قادیانی عقیدہ

جب کہ قادیانی نقطۂ نظر ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ حالت میں آسمان پر نہیں اٹھائے گئے بلکہ بلوائیوں نے انہیں گرفتار کرلیا تھا۔پھر ان کی توہین وتذلیل کی تھی۔ مارا پیٹا حتیٰ کہ اپنے خیال میں انہیں قتل کر ڈالا۔ جب وہ آپ کی نقش مبارک چھوڑ کر وہاں سے چلے گئے تو حواری جو بے بسی کی تصویر بن کر سارا منظر دیکھ رہے تھے، آہستہ آہستہ آگے بڑھے۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ مسیح علیہ السلام ابھی زندہ ہیں۔

چنانچہ انہیں وہاں سے کسی خفیہ جگہ پر منتقل کیا گیا جہاں ان کا علاج کیا گیا۔ وہ شفایاب ہوئے پھر ہجرت کر کے کشمیر آ گئے۔ وہاں دعوت وتبلیغ میں رہ کر بالآخر وفات پا گئے اور وہیں دفن ہوئے۔

قادیانیوں کے گرو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے بارے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا: ’’تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔‘‘ (اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

اور سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کے بارے نازیبا اور توہین آمیز جملے تحریر کرتا رہا۔ ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا۔ اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کرلیا۔‘‘ (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

’’آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۱)

عیسائی صاحبان سیدنا مسیح ابن مریم علیہما السلام کو ابن اللہ کہتے ہیں۔ جب کہ قادیانی قائد کا مؤقف ہے کہ ان کا خدائی دعویٰ شراب خوری کا نتیجہ ہے: ’’یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی، کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن، خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بدنتیجہ ہے۔‘‘ (ست بچن حاشیہ ص۱۷۲، خزائن ج۱۰ ص۲۹۶)

باعث تعجب ہے کہ یہودی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ سیدہ مریم علیہا السلام پر الزام تراشی کریں اور عیسائی ان کو سر آنکھوں پر بٹھائیں اور عالمی سطح پر ان کو تحفظ فراہم کریں؟ قادیانی قائد مرزا غلام احمد برملا بہتان تراشی کر کے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب کے نشہ میں خدائی دعویٰ کرتا تھا۔ زنا کار اور کسبی عورتوں کے خون سے عیسیٰ علیہ السلام کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ ان توہین آمیز نظریہ رکھنے والے قادیانیوں کا برطانیہ میں ’’احمدیہ مسلم کمیونٹی‘‘ ہیڈ کوارٹر ہے۔ یورپ ان کو سیاسی پناہ کی آڑ میں ویزے جاری کرے اور امریکی صدر ہاتھ بڑھا کر ان کو تعاون کا یقین دلائے۔ ہاں مغرب کا یہ رویہ انسانی فطرت کے منافی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی عقیدت ومحبت سے متعلق منافقانہ کردار ہے۔ اللہ سبحانہ نے نوع انسانی کی راہنمائی کے لئے یکے بعد دیگرے انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنا سفیر بنا کر مبعوث فرمایا۔ جن کے کردار کو داغدار بنا کر پیش کرنا اللہ تعالیٰ کے انتخاب پر انگلی اٹھانے کے مترادف ہے۔

موجودہ دور کے تناظر میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ مثلاً امریکہ اپنا سفیر کسی ملک میں تعینات کرتا ہے اس ملک کا سربراہ اس سفیر سے توہین آمیز سلوک کرے تو امریکہ یقیناً اسے اپنی توہین تصور کرے گا۔ اسی طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی شان اقدس میں گستاخی دراصل ان کو مبعوث کرنے والی اللہ سبحانہ کی ذات کی

مطالعہ کرنے کی زحمت نہیں کرتے۔ جس میں صاف لکھا ہوا ہے: ’’کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے۔‘‘ (متی ۲۴:۶)

’’اور بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے اور بہتیروں کو گمراہ کریں گے۔‘‘ (متی ۲۴:۱۱)

انجیل نے جن کو گمراہ قرار دیا ہے۔ مسلمان بھی ان کو گمراہ کہتے ہیں۔ پاکستان کی پارلیمنٹ نے بھی ان کو گمراہ سمجھ کر غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے پاکستان کی پارلیمنٹ پر اعتراض کرنا غیر مناسب فعل ہے۔ اہل مغرب! آپ اس پہلو پر غور کریں۔ ریاستی سربراہ نے کسی کو اپنا جانشین نامزد نہ کیا ہو۔ اگر کوئی شہری خواہ مخواہ دعویٰ کرے کہ میں نائب ہوں اور جعلی ضابطے جاری کرنا شروع کر دے تو وہ ریاست کی نظروں میں باغی تصور ہوگا۔ قادیان (انڈیا) کے مرزا غلام احمد نے یکے بعد دیگرے مجدد، مسیح موعود اور نبوت کا دعویٰ کیا اور اعلان کیا کہ میں عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطوں کو منسوخ کرتا اور نئے احکامات جاری کرتا رہا۔ جس کا مسیح ابن مریم علیہ السلام سے دور کا بھی تعلق نہ ہو تو اس کا دجل وفریب یقیناً باغیانہ ہے۔ جعلی مسیح کے پیروکاروں نے یورپ اور امریکہ میں احمدیہ کمیونٹی مراکز قائم کئے ہوئے ہیں۔ سیدنا مسیح علیہ السلام کو خدائی درجہ دینے والوں کا فرض ہے کہ ان کی قانونی طور پر باز پرس کریں کہ تم نے مسیح علیہ السلام کے کردار اور ان کے خاندان پر الزام تراشی کیوں کی ہے؟

اہل مغرب! سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کو مرکز مان کر جائزہ لیں تو یقیناً یہودی تمہارے دوست نہیں دشمن ہیں اور مسلمان تمہارے خیرخواہ ہیں جو تم سب کو اس امر کی دعوت دیتے ہیں کہ سیدنا مسیح ابن مریم علیہ السلام ابن اللہ نہیں بلکہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پہلو پر غور وفکر کی توفیق دے۔ آمین!

اظہار تعزیت

☆ ...... جناب اقبال مغل مرحوم دریاخان مدینہ طیبہ میں ۹ جولائی ۲۰۱۹ء کو انتقال فرماگئے۔ جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ جماعت کے معاون تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے۔

☆ ...... حاجی محمد رمضان صاحب کریانہ سٹور ۲۱۴/ رپل کے برادر مکرم محمد اقبال صاحب انتقال کر گئے۔

☆ ...... مولانا شبیر احمد عثمانی دریاخان امیر جمعیۃ علماء اسلام دریاخان سٹی، مہتمم وبانی جامعہ عثمانیہ مؤرخہ ۱۸/جون ۲۰۱۹ء بروز منگل کو انتقال کر گئے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا محمد ساجد مبلغ بھکر اور قاری محمد ساجد نے تعزیت کی اور دعائے مغفرت کی۔

☆ ...... جناب حافظ صابر دریاخان کے والد محترم بھی گزشتہ دنوں انتقال کر گئے۔

☆ ...... مولانا محمد یوسف صاحب جنڈانوالہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر کے برادر محمد عالم ایک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ورثاء کو صبر جمیل نصیب کرے۔

قادیانیوں سے ترک موالات کی شرعی حیثیت

مولانا محمد خبیب

قرآن وسنت کی تعلیمات اور قطعیات سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس ہے کہ نبی آخرالزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد تا صبح قیامت کوئی بھی نیا نبی یا رسول نہیں ہوگا۔ ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے بھی متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کو ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ جس کی رو سے کوئی بھی قادیانی کسی بھی شعائر اسلام کو استعمال نہیں کرسکتا۔ علاوہ ازیں تمام مکاتب فکر کے فتویٰ جات بھی ’’فتاویٰ ختم نبوت‘‘ کے نام سے موجود ہیں۔

ذیل میں پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک رہائشی نے صورت مسؤلہ کی ایک تحریر مرتب کر کے تین مکاتب فکر کے دارالافتاؤں سے جوابات چاہے صورت مسؤلہ پر جو جوابات موصول ہوئے۔ بالترتیب ملاحظہ فرمائیں: ۱……جواب بریلوی مکتب فکر۔ ۲……جواب دیوبند مکتب فکر۔ ۳……جواب اہل حدیث مکتب فکر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میں پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا رہائشی اور پیرمحل میں ایک جیولر ہوں۔ ہماری جیولرز یونین میں چار دکانیں قادیانیوں/ مرزائیوں کی ہیں۔ کافی عرصہ سے وہ لوگ قادیانیت کی تبلیغ بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کئی واقعات سامنے ہیں۔ چند باتیں شرعی نقطۂ نظر سے معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ شرعی طور پر رہنمائی فرمادیں۔

۱…… بحیثیت ایک مسلمان جیولر، قادیانی جیولر سے کسی طرح کا کوئی لین دین کرسکتا ہے یا نہیں؟

۲…… قادیانی جیولروں کی کسی فوتگی کی وجہ سے اظہار ہمدردی میں مسلمان جیولرز اپنی دکانیں بند کریں گے یا نہیں؟

۳…… قادیانی ہماری یونین کا حصہ بن سکتے ہیں یا نہیں یا پھر ان کو یونین سے نکالنا کیسا ہے؟

۴…… یونین اگر مسلمان جیولروں کے کہنے پر قادیانیوں کو یونین سے نہ نکالیں تو اس صورت میں مسلمان جیولروں کو ایک الگ یونین جس میں قادیانی شامل نہ ہوں بنانے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟

والسلام مع الاکرام!

محمد شمس پیرمحل ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب

قادیانی مرزائی اپنے عقائد کفریہ رذیلہ کے سبب کافر و مرتد ہیں اور قادیانیت کا تعارف کروادینا زیادہ مناسب ہے تاکہ تفہیم جواب میں آسانی ہو۔ قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت محمد عربی ﷺ سے بغاوت کا نام ہے۔ قادیانیت سرکار دوعالم ﷺ کی ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور قذاقی کا نام ہے۔ قادیانیت یہودیت کا دوسرا نام ہے اور بقول علامہ اقبال قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ قادیانیت جناب سید عالم ﷺ کی سچی اور سُچّی نبوت کے مقابل مرزا قادیانی کی مکروہ انگریزی نبوت کا نام ہے۔ قادیانیوں کے دو فرقے ہیں۔ ان کی غالب اکثریت مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتی ہے۔ دوسرا فرقہ مرزا قادیانی کو مجدد اور محدث مانتا ہے۔ اس کو لاہوری جماعت کہا جاتا ہے۔ یہ دونوں فرقے جو مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں اور جو اسے مجدد یا مصلح یا مذہبی پیشوا مانتے ہیں، کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ مؤرخہ ۳۰ ؍جون ۱۹۷۴ء کو جو قرارداد پیش کی گئی اور جس کی وجہ سے پاکستانی آئین وقانون میں ان کو کافر قرار دیا گیا، اس کے متن میں بھی یہ بات شامل ہے کہ قادیانیوں کے یہ دونوں فرقے کافر خارج از اسلام ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں قادیان میں ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ وہ لکھتا ہے کہ: ’’جب اس کی عمر چالیس سال کی ہوگئی تو اس پر زور شور سے مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ شروع ہوا۔‘‘ (تریاق القلوب ص ۶۸، خزائن ج ۱۵ ص ۲۸۳)

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کے گاؤں قادیان کے رہنے والے اس کذاب نے یکدم ہی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ یہ بدبخت کبھی عالم کے روپ میں سامنے آیا۔ کبھی ایک سازش کے تحت عیسائیوں سے مناظرے کر کے ایک مناظر کی شکل میں ظاہر ہوا۔ کبھی اپنی تعلیمات کے اشتہارات شائع کر کے سستی شہرت حاصل کرتا رہا۔ کبھی اپنے آپ کو مجدد کہا۔ کبھی مامور من اللہ بنا۔ کبھی ملہم بنا۔ کبھی خود کو محدث کہا۔ کبھی مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ کبھی ظلی و بروزی نبی بنا۔ کبھی ظلی طور پر محمد رسول اللہ بنا اور آخر میں ۱۹۰۱ء میں تمام حدود پھلانگتے ہوئے اپنی نبوت ورسالت کا اعلان کر دیا۔ مرزا قادیانی اور اس کی امت خبیثہ کے عقائد باطلہ ملاحظہ فرمائیں کہ ان خبیثوں نے کس طرح شعائر اور اصطلاحات اسلامی کو مسخ کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ ان قزاقوں کے، اللہ تعالیٰ، حضور نبی کریم ﷺ، انبیاء کرام علیہم السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، قرآن وسنت اور مسلمانوں کے بارے میں عقائد خبیثہ ملاحظہ ہوں۔

خدا تعالیٰ کی توہین

☆ …… ’’وہ خدا جو ہمارا خدا ہے ایک کھا جانے والی آگ نعوذ باللہ ہے۔‘‘ (سراج منیر ص ۶۲، خزائن ج ۱۲ ص ۶۴)

☆ ...... ’’میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں۔ میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴، خزائن ج ۵ ص ۵۶۴/ کتاب البریہ ص ۸۷، خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳)

حضور نبی کریم ﷺ کی توہین

☆ ...... ’’نبی ﷺ سے دین کی اشاعت مکمل نہ ہو سکی۔ میں نے پوری کی ہے۔‘‘

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۳)

☆ ...... مرزا قادیانی اپنے بارے میں کہتا ہے: ’’میں بارہا بتا چکا ہوں میں بموجب آیت: و آخرین منہم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں جو خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت کا ہی وجود قرار دیا ہے۔‘‘ نعوذ باللہ! (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲)

انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین

☆ ...... ’’میں خود اس بات کا قائل ہوں کہ دنیا میں کوئی ایسا نبی نہیں آیا جس نے کبھی اجتہادی غلطی نہیں کی۔‘‘ نعوذ باللہ! (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۵، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۳)

☆ ...... ’’زندہ ہوا ہر نبی میری آمد سے تمام رسول میرے کرتہ میں چھپے ہوئے ہیں۔‘‘

(نزول المسیح ص ۱۰۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۸)

☆ ...... ’’خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔‘‘ نعوذ باللہ! (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین

مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیو، نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ نعوذ باللہ! (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱ تا ۲۴)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی توہین

☆ ...... ’’ابوبکرؓ و عمرؓ کیا تھے؟ وہ تو حضرت غلام احمد کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ تھے۔‘‘

(ماہنامہ المہدی بابت جنوری، فروری ۱۹۱۵ء، ۲/۳، ص ۵۷، احمدیہ انجمن اشاعت لاہور)

☆ ...... ’’پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے۔ تم اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی (رضی اللہ عنہ) کو تلاش کرتے ہو۔‘‘ نعوذ باللہ! (ملفوظات احمدیہ ج ۱ ص ۱۳۱)

☆ ...... اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت، مجدد دین و ملت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ’’علمائے حرمین

شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ:"من شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر" جو اس کے عذاب اور کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔" (فتاویٰ رضویہ ج۱۴ ص۳۲۱)

۱...... قادیانیوں کے ساتھ لین دین کرنا جائز نہیں بلکہ ہر طرح کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔

۲...... اگر کوئی قادیانی مرجائے تو ان کے ساتھ تعزیت یا اظہار ہمدردی حرام ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔"واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظالمین" اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور جو کہیں تجھے شیطان بھلا دے تو یاد آنے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ (سورۃ الانعام:۶۸) حدیث مبارکہ ہے:"ولا تؤا کلوا ھم ولا تشاربوا ھم ولا تناکحوھم" اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ اور نہ پیو اور نہ ان سے نکاح کرو۔ (الضعفاء الکبیر ج۱ ص۱۲۶، دارالکتب العلمیہ بیروت، فتاویٰ رضویہ ج۱۱ ص۳۷۴) قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے:"ولا تصل علی احد منھم مات ابداً ولا تقم علی قبرہ" اور آپ ان میں سے کسی کی میت پر نماز نہ پڑھیں اور نہ (کبھی) ان میں سے کسی کی قبر پر کھڑے ہوں۔ (سورۂ توبہ:۸۴) حضور ﷺ نے بدمذہبوں کے بارے فرمایا:"ان مرضوا فلا تعودھم وان ماتو افلا تشھدوھم وان لقیتموا ھم فلا تسلموا علیھم" اگر بیمار پڑ جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو ان کی نماز جنازہ (فاتحہ خوانی) نہ پڑھو اور اگر تمہیں ملیں تو ان کو سلام نہ کرو۔ (ابن ماجہ ص۱۰)

۳،۴...... قادیانیوں کو مسلمان یونین کا حصہ بنانا یا کسی مسلمان کا قادیانی یونین کا حصہ بننا دونوں چیزیں ناجائز ہیں اگر انہیں مسلمانوں کی یونین سے نہ نکالا جائے تو مسلمانوں کو الگ سے اپنی یونین بنانا لازم ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: (مفتی) سید علی زین العابدین کرمانی غفرلہ
دارالافتاء جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور
۲۶/ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ، بمطابق ۲۸/اگست ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملھم الصواب

واضح رہے کہ قادیانی لوگ اجماع امت سے کافر ہیں۔ مگر چونکہ وہ لوگ اپنے کفریہ عقائد میں باطل تاویلات کر کے انہیں اسلامی عقائد قرار دیتے ہوئے خود کو مسلمان کہلوانے پر اصرار کرتے ہیں۔ اس لئے شرعاً وہ زندیق قرار پاتے ہیں اور زندیق شریعت کی نظر میں عام کافروں سے زیادہ خطرناک ہیں۔ اس لئے زندیق سے ہر قسم کے تعلقات رکھنے کو منع کیا گیا ہے۔

لہٰذا قادیانیوں سے ہر قسم کے کاروباری ودوستانہ معاملات وتعلقات سے بچنا لازم ہے۔ ان سے لین دین کرنا، فوتگی کی وجہ سے دکانیں بند کرنا، ان کو یونین کا حصہ بنانا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم بالصواب!

عبیداللہ مجددی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤرخہ ۲۶؍ذوالحجہ ۱۴۴۰ھ/ ۲۸؍اگست ۲۰۱۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوہاب وہو الموفق للصواب

فاقول وباللہ التوفیق!

۱...... نہیں۔ ۲...... نہیں۔

۳...... مسلمان کی یونین کا حصہ نہیں بن سکتے۔ ۴...... حق ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن ضلع فیصل آباد...... ۲۶؍اگست ۲۰۱۹ء

الحاج سلیم خان کھتران کا وصال

ہمارے بزرگوں کے محبّ ومخلص الحاج محمد قاسم خان کھتران مرحوم کے بڑے صاحبزادہ الحاج سلیم خان مؤرخہ ۱۰؍ستمبر ۲۰۱۹ء کو ڈیرہ غازی خان میں وصال فرماگئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی امامت میں جنازہ ادا کیا گیا اور یوں والد مرحوم کے پہلو میں سپرد خاک کردیئے گئے۔ حق تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

مولانا عبدالجبار کا وصال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کندھ کوٹ کے سرپرست مولانا عبدالجبار ایک سال علیل رہنے کے بعد اللہ کو پیارے ہوگئے۔ مرحوم نیک صالح علماء اور جماعت ختم نبوت سے اور جمعیۃ سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ مولانا کے لواحقین میں نیک صالح اولاد، بھائی مولانا عبدالعزیز مدرس مدرسہ خیرالمدارس کندھ کوٹ شامل ہیں۔ جو قیامت تک ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔

ادارہ لولاک ان مرحومین کے اہل وعیال کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ قارئین کرام سے بھی التماس ہے کہ ہر دو مرحومین کے لئے قرآن خوانی اور دعاؤں کا اہتمام کریں۔

ایک افسوس ناک مگر ضروری وضاحت

مولانا اللہ وسایا

۲۱؍ستمبر۲۰۱۹ء ختم نبوت کانفرنس لاہور کی تیاری کے لئے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے فقیر کی قریباً دس بارہ دن کی لاہور کی تشکیل فرمائی۔ کانفرنس سے چھ، سات دن قبل حضرت مولانا عبدالجبار صاحب سلفی نے فقیر کو فون کیا اور بتایا کہ مجلس احرار اسلام کے مکتبہ الاحرار لاہور نے ’’حیات امیر شریعت‘‘ مصنفہ جناب جانباز مرزا مرحوم کا کمپیوٹر ایڈیشن شائع کیا ہے اور اس میں سے حضرت امیر شریعت کے عدالتی بیان کا وہ حصہ جو یزید کے خلاف ہے۔ اس میں سے دو جملے حذف کر دیئے ہیں۔ یوں ایک بیان جو مختلف کتب میں شائع شدہ ہے۔ اس میں تحریف کر کے بہت بڑی زیادتی کی ہے۔ فقیر نے جب یہ سنا تو پہلا تاثر دماغ میں یہی قائم ہوا کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔ اس پر ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ اس کے ساتھ حضرت محترم مولانا عبدالجبار سلفی مدظلہ نے فرمایا کہ میں اس پر مضمون لکھنا چاہتا ہوں۔ آپ مشورہ دیں کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ فقیر نے عرض کیا کہ ضرور لکھیں۔ اگر وہ حضرات یزید کی محبت میں حضرت امیر شریعت ؒ کے فرمان میں تبدیلی کرتے ہیں تو ہمیں بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ اگر یزید کی محبت میں انہوں نے ایسا کیا ہے تو ہمیں بھی سیدنا حسینؓ اور حضرت امیر شریعت ؒ کی محبت میں حقیقت حال کو واضح کرنا چاہئے۔ آپ مضمون لکھیں، میرا بھی وعدہ رہا کہ میں بھی اسے شائع کروں گا۔ یہ میری رائے ہے۔ آگے آپ جیسے مناسب خیال فرمائیں۔

قارئین! واقعہ ہے کہ اس کے بعد فقیر صدمہ میں ناشتہ نہ کر سکا۔ ایک دوست کے ذمہ لگایا کہ قریب میں مجلس احرار اسلام کے دفتر سے ’’حیات امیر شریعت‘‘ کے دو نئے نسخے لائیں۔ فقیر نے سیالکوٹ ختم نبوت کانفرنس میں جانا تھا۔ وہاں چلا گیا۔ وہاں بھی ساتھیوں سے اپنے دکھ و درد کا اظہار کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو انٹرنیٹ پر بات بلکہ بحث چل رہی ہے۔ حضرت مولانا فیاض احمد سواتی صاحب نے بھی اس پر احتجاج کیا ہے۔ مجلس احرار اسلام کے نائب امیر حضرت سید محمد کفیل بخاری صاحب نے اسے کمپوزر اور پروف ریڈر کی غلطی قرار دیا ہے۔ اس پر کچھ تسلی ہوئی۔ لاہور واپسی ہوئی تو جس ساتھی سے عرض کیا تھا کہ کتاب لانی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ دفتر احرار لاہور کے حضرات کہتے ہیں کہ کتاب ابھی پریس میں ہے۔ چھپ کر آئی نہیں۔ فقیر نے حضرت مولانا عمر حیات سیال صاحب کو فون سے عرض کیا کہ دارالکتاب کے محترم حافظ محمد ندیم صاحب کتاب ’’حیات امیر شریعت‘‘ کے سٹاکسٹ ہیں۔ ان سے کتاب کے دو نسخے لے آئیں۔ یہ ۱۹؍ستمبر ۲۰۱۹ء کی بات ہے۔ شام کو نئے کمپیوٹر ایڈیشن کے متنازعہ دو نسخے مل گئے۔ فقیر نے کھولے بغیر رکھ دیئے کہ

کانفرنس کے بعد دیکھیں گے۔ ۲۱؍ستمبر شام کو عدیم المثال، فقید النظیر ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ رات گئے دفتر واپس ہوئے۔ اگلے روز ۲۲؍ستمبر کولاوہ میں ختم نبوت کانفرنس تھی۔ بعدہ خانقاہ سراجیہ حاضری تھی۔ ۲۳؍ستمبر کو حضرات کرام صاحبزادہ صاحبان سے صاحبزادہ محمد زاہد مرحوم اوران کی اہلیہ محترمہ کی تعزیت عرض کر کے ملتان کے لئے سفر کیا۔

ملتان دفتر آ کر سواطع الالہام، مجموعہ کلام حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

مقدمات امیر شریعت، مرتبہ: سید عطاء المنعم بخاری رحمۃ اللہ علیہ

بخاری کیس، مرتبہ: حبیب الرحمٰن خان کابلی رحمۃ اللہ علیہ

حیات امیر شریعت ایڈیشن اوّل، مرتبہ: جانباز مرزا رحمۃ اللہ علیہ

حیات امیر شریعت کمپیوٹر ایڈیشن، شائع کردہ: مکتبہ احرار لاہور

لرزتے ہاتھوں، روتی آنکھوں، مغموم وصدمہ زدہ قلب کے ساتھ ان کتب کے حوالہ جات کو ملاحظہ کیا: واقعہ یہ ہے کہ ۲۸؍جون ۱۹۳۹ء لالہ موسیٰ میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی ایک تقریر کی بناء پر مقدمہ بغاوت درج ہوا جو سکندر حیات وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر قائم ہوا تھا۔ لاہور ہائیکورٹ میں ۵؍اپریل ۱۹۴۰ء کو چیف جسٹس کی عدالت میں حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ نے چیف جسٹس کے سوال کے جواب میں فرمایا: ''کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا۔'' چارسطروں کے بعد ہے: ''نہ ہی میں (امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ) برداشت کرسکتا ہوں کہ کوئی مسلمان اپنے کو یزید کہے۔''

(حیات امیر شریعت مرتبہ جانباز مرزا ص ۳۲۸، مطبوعہ نومبر ۱۹۶۹ء فرسٹ ایڈیشن)

بعینہ یہی حوالہ ''مقدمات امیر شریعت'' مرتبہ مولانا حافظ سید عطاء المنعم بخاری مرحوم میں ص ۲۵۷ ایڈیشن اوّل اپریل ۱۹۶۹ء میں ہے۔ یہی حوالہ بخاری کیس مرتبہ خان کابلی ص ۱۱۰ پر ہے۔ اسی طرح حضرت امیر شریعت کا مجموعہ کلام مرتبہ حضرت سید عطاء المنعم شاہ بخاری سواطع الالہام ص ۱۰۳ پر یزید کو ''یزید پلید'' حضرت امیر شریعت نے فرمایا ہے۔ گویا یہ بات حوالہ بن چکی ہے کہ: (۱) حضرت امیر شریعت کے نزدیک کوئی مسلمان اپنے کو یزید نہیں کہہ سکتا۔ (۲) حضرت امیر شریعت اس بات کو برداشت نہیں کرسکتے کہ کوئی مسلمان اپنے کو یزید کہے۔ (۳) حضرت امیر شریعت کے نزدیک ''یزید پلید'' تھا۔

ان تین حوالہ جات کے ہوتے ہوئے دیدہ دلیری، یا حماقت یہ ہوئی کہ کمپیوٹر ایڈیشن پر پہلی بار یہ کتاب مارچ ۲۰۱۸ء میں شائع کی اوراس میں یہ دو جملے:

۱...... ''ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا، کوئی مسلمان اپنے آپ کو یزید نہیں کہہ سکتا۔''

۲...... ''نہ ہی میں برداشت کرسکتا ہوں کہ کوئی مسلمان اپنے کو یزید کہے۔''

ان متذکرہ بالا دو جملوں کو موجودہ ایڈیشن سے حذف کر دیا گیا۔اس پر صدمہ وغم کا ہونا فطری امر تھا۔ فقیر اس پر مستقل مضمون لکھنا چاہتا تھا۔اس موقع پر یکدم ایک لمحہ کے لئے حاشیہ خیال میں آیا کہ مجھے مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر اور مکتبہ احرار لاہور کے مدیر حضرت حافظ سید محمد کفیل بخاری سے پوچھ لینا چاہئے کہ یہ کیا غضب ہوا۔ یہ بات من جانب اللہ قلب پر وارد ہوئی۔ یہ خیال آتے ہی فقیر چارپائی پر دراز ہوگیا اور حضرت موصوف کو فون کیا۔ خیر خیریت کے بعد مدّعا لرزتی زبان سے عرض کیا۔ زبان پر یہ لرزہ اس واقعہ پر میرے غصہ کے باعث تھا یا یہ حضرت سید محمد کفیل بخاری کے جلال کے ڈر سے،اس کا ہنوز فیصلہ باقی ہے۔

قارئین کرام! یقین فرمایئے کہ میری توقعات سے کہیں بڑے پن کا سید محمد کفیل بخاری نے مظاہرہ کیا۔انہوں نے فرمایا کہ یہ سب کچھ میرے علم کے بغیر ہوا۔ مجھے اس دن معلوم ہوا جب انٹرنیٹ پر یہ اعتراض سامنے آیا کہ یہ جملے حذف کر دیئے گئے ہیں۔ یہ اعتراض ہوتے ہی میں نے انٹرنیٹ پر جواب دے دیا کہ میرے علم کے بغیر ہوا۔ یہ کمپوزر اور پروف ریڈر کی زیادتی ہے۔ جو ہوا اس پر معذرت۔ آئندہ ایڈیشن میں تصحیح کر دی جائے گی۔اس پر فقیر نے عرض کیا کہ اتنا کافی نہیں۔انہوں نے کمال وسعت قلبی سے فرمایا کہ اس کی تلافی کی آپ کے نزدیک جو تجویز ہو اسے بھی دیکھ لیتے ہیں۔فقیر نے عرض کیا کہ یہ معذرت یا وضاحت آپ اپنے پرچہ نقیب ختم نبوت ملتان میں بھی شائع کریں۔انہوں نے فرمایا:''قبول ہے'' پرچہ پریس جانا ہے، وضاحت آجائے گی۔فقیر نے کہا کہ اس ایڈیشن کا جو سٹاک موجود ہے اس میں بھی نیا صفحہ لگا دیں۔اس پر فرمایا کہ اس ایڈیشن کا تھوڑا سٹاک رہ گیا ہے۔ نئے ایڈیشن میں تصحیح کر دیں گے۔ساتھ ہی آپ نے فرمایا کہ کل ۲۴ رستمبر کو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان حاضر ہوں گا۔مزید مشورہ کرلیں گے۔جو فرمائیں گے اس پر عمل ہو جائے گا۔

قارئین! دیانتداری کی بات ہے کہ سید محمد کفیل بخاری کے روّیہ سے فقیر نے یہی سمجھا کہ آپ کا اس گھپلہ میں کوئی عمل دخل نہیں۔ ان سے بالا بالا یہ حماقت کمپوزر یا پروف ریڈر نے کر کے ان کو دفاع پر لاکھڑا کیا ہے۔ حضرت سید محمد کفیل بخاری سے انہوں نے بہت زیادتی کی ہے۔ چنانچہ اگلے دن آپ تشریف لائے۔فرمایا کہ اتفاق یہ ہے کہ پروف جو پڑھے گئے وہ مسودہ بھی موجود ہے۔ وہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ کمپوزر کا بھی قصور نہیں۔ اس نے یہ جملے بھی کمپوز کئے۔ یہ سب کیا کرایا پروف ریڈر کا ہے اور وہ پروف ریڈر اردو بازار لاہور کا تھا جو اجرت پر پروف ریڈنگ کرتے ہیں۔لیکن بہرحال حادثہ ہوگیا ہے۔کل میرا خیال تھا کہ صرف پرچہ میں وضاحتی شذرہ لکھ دیتے ہیں۔لیکن اب یہ کہ پورے سٹاک کو روک کر ایک صفحہ نیا بھی لگا دیتے ہیں تاکہ جو کتابیں موجود ہیں ان میں بھی تصحیح ہو جائے۔ جب تک معلوم نہ تھا وہ اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں۔اب علم ہو جانے کے بعد کوئی غلطی نہیں رہنی چاہئے۔

قارئین کرام! فقیر کا دل جو حادثہ سے مغموم تھا شاہ صاحب قبلہ کے ان ارادوں، وعدوں سے وہ

بلیوں اچھلنے لگا کہ واقعہ میں اس سے زیادہ تلافی کرنا ممکن نہیں۔ جس کے لئے شاہ صاحب آمادہ ہو گئے ہیں۔ فقیر نے عرض کیا کہ واضح نوٹ لکھیں تاکہ کسی معترض کے لئے کوئی جائے اعتراض نہ رہے۔ آپ نے فرمایا ایسے ہی ہوگا۔ آپ جب جانے لگے تو فقیر نے عرض کیا کہ وضاحتی شذرہ کی کاپی مجھے بھی بھجوادیں۔ میں بھی آپ کی خدمت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے مسکرا کر فرمایا بہت اچھا۔ فقیر کے خیال میں تھا کہ حضرت مولانا عبدالجبار سلفی صاحب سے عرض کروں گا کہ حضرت شاہ صاحب اپنے پرچہ میں وضاحت اور کتاب کے موجودہ سٹاک میں تصحیح پر آمادہ ہیں۔ اس لئے مضمون لکھنے کی اب ضرورت نہیں۔

۲۵ر ستمبر سارادن انتظار کیا۔ وضاحتی شذرہ نہ ملا۔ خیال ہوا کہ ہجوم کار میں شاہ صاحب بھول گئے ہوں گے تو شام کو ان کو خود فون کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اداریہ لکھ لیا ہے۔ شذرہ بھی آدھا ہوگیا ہے۔ پرچہ ۲۶ر ستمبر کو جانا ہے۔ آپ کو شذرہ کی کاپی بھجوادوں گا۔ فقیر کو انتظار تھا کہ شذرہ ملے تو وہ حضرت مولانا عبدالجبار سلفی کو بھجوا کر عرض کروں کہ اب مضمون کی ضرورت نہیں رہی۔ اب جب تاخیر ہوئی تو جی کڑا کر کے حضرت مولانا عبدالجبار صاحب سے پوری صورتحال عرض کر دی۔ انہوں نے مسرت کا اظہار کیا۔ لیکن فرمایا کہ میں نے ڈیڑھ صفحہ کا مضمون لکھ کر پرچہ دودن ہوئے پریس بھجوادیا ہے۔ جو یقیناً چھپ گیا ہوگا۔ فقیر نے عرض کیا کہ یہ قضیہ نامرضیہ ہے۔ اب اس کا یہ علاج ہے کہ اگلے پرچہ میں آپ تلافی کردیں کہ حضرت سید محمد کفیل بخاری نے یہ وضاحت کر دی ہے۔ لہٰذا گزشتہ مضمون میں جو کچھ کہا وہ واپس لیتے ہیں۔ اس پر انہوں نے صاد فرمایا۔ اس ساری صورت حال سے دل پر ایسی چوٹ پڑی کہ اسی وقت یہ سطور لکھنے بیٹھ گیا کہ اپنی ذمہ داری کو پورا کر دوں۔ سو پوری کہانی لکھ دی ہے۔ دونوں حضرات (حافظ سید محمد کفیل بخاری، حضرت مولانا عبدالجبار صاحب سلفی) پڑھیں گے تو گواہی دیں گے کہ فقیر نے کوئی بات غلط نہیں کی۔ نہ ہی کسی بات کو گول کیا ہے۔ پوری رپورٹ لکھ دی ہے۔ اب محترم شاہ صاحب شذرہ میں کیا لکھتے ہیں، حضرت مولانا نے مضمون میں کیا لکھا ہے اور پھر اگلے پرچہ میں کیا لکھتے ہیں؟ یہ قارئین، نقیب ختم نبوت وحق چاریار میں پڑھ لیں گے۔

فقیر بھی اس لگائی بجھائی کی معافی چاہتا ہے۔ کاش! حضرت مولانا عبدالجبار صاحب کے فون کے بعد اسی وقت حافظ سید کفیل بخاری شاہ صاحب کو فون کر لیتا تو معاملہ قریب کی راہ سے سنور جاتا۔ اس پر افسوس ہے اور بوجھ بھی، اسی کو ہلکا کرنے کے لئے یہ سطور لکھی ہیں اور بڑے درد دل سے لکھی ہیں۔ یا اللہ! آپ دلوں کے راز جانتے ہیں کہ میں نے یہ بات صحیح لکھی ہے تو میری خطاء بھی معاف فرمادے۔ یہی سید محمد کفیل بخاری اور یہی حضرت مولانا عبدالجبار سے بھی عرض ہے۔ والسلام مع الاحترام!

اپنی جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی وامیر اوّل حضرت امیر شریعت ﷫ کی روح پرفتوح سے وعدہ ہے کہ آپ کے فرمان اور عقیدہ کے مطابق واقعتاً یزید پلید تھا۔ واقعتاً کوئی مسلمان خود کو یزید کہلانا پسند

نہیں کرتا۔ واقعتاً آپ کی طرح ہمارے ایسے آپ کے غلام بے دام بھی اس کو برداشت نہیں کرتے کہ کوئی مسلمان خود کو یزید کہے۔

ہم یزید بدنصیب کے ساتھ نہیں۔ ہم آپ کے نظریات کے ساتھ ہیں۔ آپ کے جدّ اعلیٰ سیدنا حضرت حسینؓ کے ساتھ ہیں۔ ہمارے دل و دماغ کے کسی گوشہ میں یزید پلید کے متعلق کوئی نرمی نہیں۔ جب کہ ہمارے ایمان و جان کا رواں رواں سیدنا حسینؓ کی محبت میں غرقاب ہے۔ کروڑوں یزید، سیدنا حضرت حسینؓ کی خاک پاء کے ایک ذرہ کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے۔ یہ ہمارا ایمان وعقیدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا حسینؓ سے محبت اور یزید سے نفرت پر ہمارا خاتمہ فرمائیں۔ میرے خیال میں اب اس بحث کو ختم ہو جانا چاہئے اور کوئی کرے نہ کرے فی الحال فقیر تو اسے ختم کرتا ہے۔ ختم شد!

التمش نہیں بلکہ ایلتتمش

سلاطین دہلی میں سے ایک سلطان شمس الدین التمش کا بہت تذکرہ تواریخی کتب میں پڑھا۔ آج ندوۃ المصنفین دہلی کے رفیق جناب خلیق احمد نظامی ریڈر شعبہ تاریخ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کی کتاب ''سلاطین دہلی کے مذہبی رجحانات'' مطبوعہ ۱۹۵۸ء کے ص۱۰۰ نظر گئی تو معلوم ہوا لفظ التمش نہیں ایلتتمش ہے۔ آپ بھی وہ عبارت پڑھیں جو یہ ہے: ''سلطان شمس الدین ایلتتمش (۶۰۷-۶۳۳ھ، مطابق ۱۲۱۰ء-۱۲۳۵ء) اسلامی ہند کا پہلا خود مختار فرمانروا تھا جو تخت دہلی پر بیٹھا۔ تقریباً پچیس سال تک اس نے نہایت شان وشوکت کے ساتھ ہندوستان پر حکومت کی۔ اس کے دربار کی رونق محمود اور سنجر کے درباروں کی یاد تازہ کرتی تھی۔ شجاعت اور تہور کا یہ عالم تھا کہ سارا شمالی ہندوستان اس کی جہانکشایانہ ہمت کا بازیچہ بن گیا تھا۔'' اسی کتاب کے اسی صفحہ پر حاشیہ میں یہ لکھا ہے کہ:

یہ لفظ التمش نہیں ایلتتمش ہے۔ جیسا کہ منہاج کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے۔

آں شہنشاہے کہ حاتم بذل و رستم کوشش است
ناصر الدنیا و دین محمود بن ایلتتمش است

(طبقات ناصری ص۲۰۲)

ترکی زبان میں ایلتتمش کے معنی ہیں: ''حکومت قائم کرنے والا'' یا ''عالمگیر'' ملاحظہ ہو تاریخ جہاں کشا جلد دوم ص ۶۱، نیز زیڈ۔ ڈی۔ ایم۔ جی ۱۹۰۷ء ص۱۹۲ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایلتتمش اس کا خاندانی نام تھا یا تخت پر بیٹھنے کے بعد اس نے اختیار کیا۔ (حاشیہ ص۱۰۰)

عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور

مولانا عبدالنعیم

تقریباً دو ماہ قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے عہدیداروں، اہم ذمہ داروں اور رابطہ کمیٹی کا اجلاس مرکز ختم نبوت جامع عائشہ نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہوا اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ گزشتہ سالوں میں بادشاہی مسجد، شالامار باغ، جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ، جامعہ مدنیہ رائے ونڈ روڈ اور چونگی مرسدھو لاہور کی طرح ایک تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس ۲۱ر ستمبر ۲۰۱۹ء کو کرکٹ گراؤنڈ وحدت روڈ لاہور میں منعقد کی جائے۔ اس کے لئے لاہور اور گردونواح میں عوامی رابطہ مہم کے حوالے سے قائم کی گئی مرکزی رابطہ کمیٹی مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا علیم الدین شاکر، میاں رضوان نفیس، مولانا حافظ محمد اشرف گجر، مولانا حافظ نصیر احمد احرار، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالنعیم نے ماتحت قائم کی گئیں پچاس رابطہ کمیٹیوں کے ممبران کے ہمراہ مختلف علاقوں، مساجد و مدارس، تاجر برادری، وکلاء اور عصری تعلیمی اداروں میں چھوٹے بڑے ایک سو سے زائد پروگرام، کانفرنسیں اور اجتماعات جمعہ منعقد کئے۔ عوامی رابطہ مہم کے سلسلہ میں عوام الناس کو اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ بالخصوص جامعہ اشرفیہ، جامعہ مدنیہ، جامعہ قاسمیہ، دارالعلوم مدنیہ، امدادالعلوم، جامعہ محمدیہ چوبرجی، جامعہ عثمانیہ آسٹریلیا مسجد، جامعہ محمدیہ کاہنہ، جامعۃ الازہر، جامعہ احیاء العلوم، جامعہ عبداللہ بن عمر، جامعہ منظور الاسلامیہ، جامعہ دارالعلوم اسلامیہ، سیشن کورٹ بارروم، حفیظ سنٹر مارکیٹ، لٹن روڈ مارکیٹ، کریم مارکیٹ، اچھرہ مارکیٹ، برانڈرتھ روڈ مارکیٹ، شاہ عالم مارکیٹ، سمیت مختلف مارکیٹوں میں تاجروں سے رابطہ کئے گئے اور اسی طرح لاہور کے گردونواح شہروں و علاقوں گوجرانوالہ، ڈسکہ، سیالکوٹ، نارووال، ننکانہ، شیخوپورہ، قصور، پتوکی، رائے ونڈ، مانگا منڈی، نیا و پرانا کاہنہ، راجہ بولا، ہیر، چاچووالی، شاہدرہ، کوٹ عبدالمالک، سبزہ زار، انارکلی، گلشن راوی، سمن آباد، رسول پارک، نیومزنگ، سعدی پارک، لاہور کینٹ، ماڈل ٹاؤن، ہربنس پورہ، منہالہ، شادی پورہ، باغبانپورہ ٹھوکر نیاز بیگ، نشاط کالونی، جوہر ٹاؤن، چونگی مرسدھو، قینچی، والٹن، گلبرگ، غازی آباد، مصطفیٰ آباد، گجر کالونی سمیت درجنوں مقامات پر اجلاسات و اجتماعات کئے گئے۔

عوامی اجتماعات میں لوگوں کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت اور ترغیب دی گئی۔ الحمدللہ اس دو ماہ کی شبانہ روز کاوشوں سے وحدت روڈ کی کانفرنس ایک فقید المثال و عدیم النظیر کانفرنس بن گئی۔ ہزاروں لوگوں کی شرکت سے کرکٹ گراؤنڈ کا وسیع و عریض میدان تنگی دامن کی شکایت کرنے لگا اور عوام نے گراؤنڈ کے

باہر چوکوں چوراہوں سڑکوں پر میدان سجا لئے۔ لاہور وقرب جوار کے علاقوں سے ہزاروں عاشقان رسول بسوں اور چھوٹی بڑی گاڑیوں میں قافلوں کی شکل میں جوق در جوق کانفرنس میں شریک ہوئے اور شہر کے مختلف علاقوں سے نوجوانوں نے موٹر سائیکل ریلیوں کی شکل میں ختم نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعرے لگاتے ہوئے کانفرنس کو رونق بخشی۔ گزشتہ چند ماہ سے منکرین ختم نبوت فتنہ قادیانیت کی بالخصوص وطن عزیز پاکستان اور بالعموم بیرون ممالک میں اسلام و پاکستان دشمن سرگرمیوں اور فتنہ قادیانیت کی ناپاک ارتدادی ریشہ دوانیوں سے غیور مسلمانوں میں جو اضطراب پیدا ہو رہا تھا اس تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس سے جہاں فتنہ قادیانیت کی ناپاک مہمات کا اثر زائل ہوا وہاں پر شمع ختم نبوت کے پروانوں کے ایمان کو ایک نئی جلاء ملی اور ایمانی جوش و جذبہ میں اضافہ ہوا اور شمع رسالت کے پروانوں کے چہرے خوشی سے جگمگا اٹھے۔

یہ تاریخی ختم نبوت کانفرنس اس حوالہ سے بھی تاریخ ساز ہے کہ اس کانفرنس میں امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام ومشائخ عظام اور دینی وسیاسی رہنماؤں نے شریک ہوکر اس کانفرنس کو اتحاد امت کا گہوارہ بنایا اور یہ ثابت کردیا کہ اسلام کے بنیادی عقیدہ تحفظ ختم نبوت کے تحفظ اور انسداد فتنہ قادیانیت کے لئے امت مسلمہ ہمیشہ کی طرح متحد ہے۔ امت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہے۔ واضح رہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس وحدت روڈ کرکٹ گراؤنڈ لاہور میں نئے جوش وخروش سے منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی دو نشستیں ہوئیں، پہلی نشست مغرب تا عشاء اور دوسری نشست عشاء کے بعد سے رات گئے تک۔

پہلی نشست: نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ اس کے بعد حمد باری تعالیٰ پیش کی گئی۔ پہلی نشست کی صدارت مجلس لاہور کے نائب امیر پیر میاں محمد رضوان نفیس نے کی۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس سے مجلس کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ قادیانی اور ان کے آلہ کاروں کا خطرناک کھیل ملکی سلامتی کے لئے زہر قاتل ہے قادیانی اسرائیل و بھارت کیساتھ سیاسی گٹھ جوڑ پاکستان اور ملت اسلامیہ کے خلاف ایک بہت بڑی سازش ہے قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف سازشوں کا راستہ روکیں۔ جنرل سیکرٹری لاہور مولانا علیم الدین شاکر نے کہا کہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ قادیانیوں نے پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ اکھنڈ بھارت کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

مجلس کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ ہماری تاریخ گواہ ہے وطن کی سلامتی اور دفاع کے لئے ہم نے کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا علماء وشمع رسالت کے پروانوں کی عظیم ولازوال قربانیاں رنگ لائیں۔

مبلغ ختم نبوت لاہور مولانا عبدالنعیم نے کہا کہ سول وملٹری بیوروکریسی کی کلیدی پوسٹوں اور حساس

عہدوں پر قادیانیوں کا براجمان ہونا ملکی سلامتی کے لئے سنگین خطرہ ہے جن کا محاسبہ بہت ضروری ہے، قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔ قادیانیوں کا تمام لٹریچر ضبط کیا جائے۔ تحفظ ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے قانون کا ہر صورت تحفظ کریں گے۔ شیخوپورہ مجلس کے مبلغ مولانا خالد عابد نے کہا کہ پاکستان کی مذہبی قوتیں دینی جماعتیں پاکستان کی محبت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں، عقیدہ ختم نبوت اسلام کی روح ہے اس کی عظیم عمارت اس بنیاد پر قائم ہے۔ آئین پاکستان میں قادیانیت کے بارے میں دفعات کے خلاف ہر سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جائے گا۔ مولانا عبدالعزیز نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کوئی مذہبی فرقہ نہیں، بلکہ عالم اسلام کے خلاف استعمار کا خود کاشتہ پودا ہے اور استعمار کے ایجنڈے پر اسلامی جمہوریہ پاکستان کے خلاف سازشوں میں مصروف ہیں ۱۹۷۴ء کی قومی اسمبلی کے ممبران اور تحریک ختم نبوت کے قائدین کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینا، اس وقت کی اسمبلی کا عظیم کارنامہ ہے۔ عالمی مجلس سیالکوٹ کے مبلغ مولانا فقیر اللہ اختر اور گوجرانوالہ کے مبلغ مولانا عارف شامی نے کہا کہ سرکاری اور نجی تعلیمی اداروں میں قادیانیوں کی غیر قانونی اور اشتعال انگیز سرگرمیاں قابل تشویش اور لمحہ فکریہ ہیں۔ حکومت پاکستان نوجوان نسل کا ایمان بچانے کے لئے ملک کے تمام تعلیم اداروں کے داخلہ فارموں میں ختم نبوت کا حلف نامہ داخل کرے۔ وگرنہ قادیانیت نواز پالیسیوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے گا۔

مولانا جمیل الرحمٰن اختر نے کہا کہ ختم نبوت کے غیر متنازعہ اور مشترکہ مسئلہ کو فرقہ واریت سے جوڑنے کے لئے یہودی وقادیانی ایجنڈہ کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔ اسلامیان پاکستان اس گھناؤنی سازش کا ادراک کر کے اتفاق و یکجہتی سے ناکام بنانے میں ہراول دستے کا کردار ادا کررہے ہیں۔

کانفرنس کی پہلی نشست سے مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا عتیق الرحمٰن، مولانا محمد قاسم گجر، مولانا صوفی عبیداللہ، ملا نا قاضی عبدالودود، مولانا عبدالرحمٰن، قاری معاویہ محمود مکی، قاری عبداللہ نفیس، مفتی عمر یونس، پیر زبیر جمیل، مولانا غضنفر عزیز و دیگر نے بھی خطابات کئے۔

<u>دوسری نشست</u>: دوسری نشست کا آغاز عشاء کی نماز کے بعد ہوا اور یہ کانفرنس رات گئے تک جاری رہی۔ کانفرنس میں ہزاروں عاشقان مصطفیٰ نے شرکت کی۔ اس نشست کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراء مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد اور خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین مولانا صاحبزادہ خلیل احمد نے کی۔ اس نشست کے مہمان خصوصی جمعیۃ علماء اسلام و متحدہ مجلس عمل پاکستان کے مرکزی امیر قائد جمعیۃ، قائد اسلامی انقلاب مولانا فضل الرحمٰن تھے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی قیادت کا مشکور ہوں جنہوں نے مجھے اس بابرکت محفل میں شرکت کی دعوت دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ختم نبوت کے

دشمنوں کا جس طرح تعاقب کیا اور اسلام کے قلعہ کی حفاظت کی وہ تاریخ کا انمٹ حصہ ہے، اس پر میں انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ برصغیر میں عقیدہ ختم نبوت کا انکار انگریز استعمار کی وہ فتنہ گری ہے جو آج پوری دنیا میں پھیل چکا ہے جس کا تحفظ اور نگرانی آج مغرب کر رہا ہے کوئی بھی مسلمان عقیدہ ختم نبوت پر کسی قسم کی نرمی نہیں برت سکتا میں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں اپنے اکابر کو جنہوں نے ہمیں شعور دیا۔ اگر ہم واقعتاً اپنے اکابر کے نام لیوا ہیں اور انکے وارث ہیں تو اس کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے وقف کردیں۔ آج ملک میں سوالات اٹھائے جارہے ہیں، یہ ایک نظریاتی کشمکش ہے۔ یہ معاملہ آج کا نہیں چودہ سو سال سے یہ حق و باطل کی کشمکش جاری ہے۔ اگر بے دین طبقہ اپنے آقاؤں سے وفاداری کا مظاہرہ کرسکتا ہے تو ہم بھی اپنے اکابر کے نقش قدم پر چل سکتے ہیں۔ ٹی وی کے پروپیگنڈوں کا شکار مت ہوں یہ وقت استقامت کا متقاضی ہے ہم ٹی وی اور میڈیا کے تبصروں سے مرعوب نہیں ہونے والے۔ جعلی حکومت کے آنے کے بعد مدارس سے متعلق کس قسم کی سوچ کا اظہار کیا گیا۔ توہین رسالت کی مرتکب خاتون کو عالمی دباؤ پر رہا کیا گیا۔ ایک نظریاتی ریاست سے توہین رسالت کے مرتکب کو تحفظ فراہم کیا گیا۔

آج ٹکراؤ نظریات کا ہے، ہم معذرت خواہانہ رویہ کیوں اختیار کریں۔ ہم نے اس ملک میں عالمی دباؤ کے نتیجہ میں ہونے والے فیصلے کے خلاف پندرہ ملین مارچ کئے جمہوریت کو آئین تحفظ دیتا ہے تو ہم اس کے تحفظ کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ آئین ختم نبوت کے قانون کو بھی تحفظ فراہم کرتا ہے، جو بات ہم کر رہے ہیں یہ ملک کے آئین کے عین مطابق ہے پوری دنیا کو بتانا چاہتا ہوں کہ تم نے ختم نبوت کو لاوارث سمجھ رکھا ہے مگر یاد رکھو اس کے محافظ پوری دنیا میں موجود ہیں اس قانون کی حفاظت کرنا بخوبی جانتے ہیں اس ملک میں اسلام اور ناموس رسالت لاوارث نہیں۔ میں پیغام دینا چاہتا ہوں کہ پاکستانی عوام کسی سے مرعوب نہیں یہ اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنا جانتی ہے میری تاریخ جدوجہد آزادی سے بھری پڑی ہے میں غلامی سے انکار کرتا ہوں میں آج بھی آزادی کا علمبردار ہوں تم نے الیکشن میں دھاندلی کرائی اور بیرون دنیا کو پیغام دیا کہ اس ملک میں مذہبی طبقے کی اہمیت نہیں۔ ہم نے پندرہ ملین مارچ کر کے ثابت کیا کہ مذہبی طبقہ آج بھی ثابت قدم ہے۔ اگر جمہوریت مانتے ہو تو دیکھ لو ہمارے ملین مارچ جس میں لاکھوں عوام نے جمع ہو کر اپنا وجود ثابت کردیا اب ان روایات کو تبدیل کرنا ہوگا، جمعیت علماء اسلام ایک مضبوط سیاسی قوت ہے اگر ہمارا راستہ روکا گیا تو کسی کو بھی چلنے نہیں دیں گے۔ آج ملک میں ہر طبقہ بے چین ہے، انسانی حقوق کے ادارے بھی پریشان ہیں نوجوانوں کو نوکریوں کا وعدہ کر کے بے روزگار کردیا گیا پاکستان کی موجودہ حکومت نے گزشتہ تمام حکومتوں کے ریکارڈ توڑ دیئے، قرضوں میں ریکارڈ اضافہ ہوچکا آج ملک میں کاروباری طبقہ عدم اطمینان کا شکار ہے، سرمایہ سمٹ چکا، کوئی بندہ سرمایہ کاری کرنے کو تیار نہیں۔ کرتار پورہ کوریڈور کو کھول کر

سکھوں اور قادیانیوں کو راستہ فراہم کیا جارہا ہے یہ کیا کھیل کھیلا جارہا ہے۔

جعلی وزیراعظم ایران میں جا کر اس بات کا اعترافی بیان دے رہا ہے کہ ہاں ہمارا ملک دہشتگردی میں ملوث ہے آج کا جعلی وزیراعظم وعدہ معاف گواہ بن چکا۔ پوری دنیا میں قادیانی نیٹ ورک متحرک ہوا اور پاکستان سے امیدیں وابستہ کرلی گئیں۔ قادیانی اطمینان کا اظہار کررہا ہے کہ پاکستان کا آئین تبدیل ہوگا ربوہ ٹائم کرتارپور منصوبہ پر خوشی کا اظہار کررہا ہے کیا ہم اس سے کیا معنی اخذ کرسکتے ہیں ایسے فیصلے باعث تشویش ہیں کیا اس ملک میں ایسی سازشیں ہوتی رہیں اور ہم خاموش رہیں گے۔ صاف کہنا چاہتا ہوں کہ ایسے گھناؤنے اقدام کسی صورت کامیاب نہیں ہونے دیں گے آج جمہوریت پسند اور مذہب پسند طبقہ خدشات کا شکار ہے ہم تمام طبقات کی آواز بن کر آئے ہیں۔ ہم عام آدمی کے حقوق کی خاطر لڑ رہے ہیں عام آدمی مہنگائی کے ہاتھوں مجبور ہوچکا اگر آج ہم میدان میں آئے ہیں تو آئین اور قانون کے دائرہ میں رہ کر کام کررہے ہیں مذہب لاوارث نہیں ہم تنہا نہیں، قوم ہمارے ساتھ ہے۔

آج چائنہ جیسا دوست ملک ہم سے ناراض ہوچکا، ایران سے بھی تعلقات کچھ اچھے نہیں، اسرائیل سے دوستی کی فکر ہے اور اسے تسلیم کرنے کی باتیں جاری ہیں کسی بھی ملک کو تسلیم کرنے کا تعلق اس سے وجود سے ہوتا ہے اسرائیل کو تسلیم کرنا فلسطین کے قبضے کو تسلیم کرنے کے مترادف ہے فاٹا انضمام کے وقت عجلت سے کام لیا گیا اس موقع پر میں تنہا پکارتا رہا کشمیر کا انضمام بھی فاٹا انضمام کی طرز پر کیا گیا ہے جعلی وزیراعظم نے آزاد کشمیر میں سرکاری ملازمین کو جمع کرکے جلسہ کیا۔ جسے وہاں کی عوام نے مسترد کیا۔ ہم نے آزاد کشمیر میں جلسہ کیا اور ثابت کیا کہ ہم حقیقی عوام کے ترجمان ہیں۔ اللہ تعالی نے ہمیں ہر میدان میں سرخرو کیا عوام کی جانب سے اٹھنے والے شوروغوغا میں ان کشمیر فروشوں کے عیب چھپ گئے ہم کشمیری عوام کے ساتھ ہیں یہ میدان میں کھڑے ہونے والے حکمران نہیں جو کچھ کرنا ہے میں اور آپ نے کرنا ہے۔ چائنہ نے ۷۰/ارب ڈالر کی سرمایہ کاری کی مگر اس کو ناراض کردیا گیا یہ ناجائز حکومت ہے، اس کا وجود عوام کے ووٹ کے نتیجہ میں نہیں ہوا اس نااہل اور ناجائز حکومت کا خاتمہ ضروری ہے تمام سیاسی جماعتوں نے متفقہ طور پر الیکشن کو دھاندلی زدہ قرار دیا ہے ہم اس دھاندلی زدہ الیکشن کے خلاف اسلام آباد کی جانب آرہے ہیں پوری قوم ہمارے ساتھ ہے، ہر جماعت کا کارکن ہمارے ساتھ آئے گا تاجر، ڈاکٹر اور صحافی سب ہمارے ساتھ ہیں آج میڈیا پر بھی قدغن لگائی جارہی ہے، ہم مظلوم طبقات کی آواز بن کر آزادی مارچ کررہے ہیں۔

جمعیۃ علماء پاکستان کے مرکزی رہنما علامہ شاہ محمد اویس نورانی نے کہا کہ ۱۲۶/دن قوم کی بیٹیوں کو سر میدان نچانے والے آج ہماری آزادی مارچ کو مذہب کارڈ کا طعنہ دے رہے ہیں علماء اور مساجد سے وابستہ افراد اور تبدیلی والوں کے دھرنے کا فرق قوم بخوبی جانتی ہے۔ ہم اسلام آباد آزادی مارچ میں اس ملک کے

تحفظ کی خاطر آئیں گے۔ ہمارا آزادی مارچ کسی قسم کے تصادم کے لئے نہیں ہم پر امن لوگ ہیں اس ملک کو مزید تباہ نہیں دیکھنا چاہتا ہے آج قادیانیت کی پشت پناہی کی جارہی ہے جو کام ستر سال میں نہیں ہو سکے آخر کیوں ایک سال میں کئے جارہے ہیں۔ مولانا ثابت قدم ہیں اور ہمارے اکابر نے میدان میں ثابت قدمی کا سبق دیا ہے۔ ختم نبوت تا قیامت محفوظ رہے گی ہم اس کا تحفظ ہر حال میں کرنا جانتے ہیں اس سرزمین پر علماء و مشائخ کا خون شامل ہے اس سرزمین کا تحفظ ہم پر فرض ہے یہ ملک اسلام کے چاہنے والوں کا ہے اس ملک میں گولڈسمتھ کی اولاد کے لئے کوئی جگہ نہیں جب مولانا فضل الرحمٰن آزادی مارچ کی حتمی تاریخ کا اعلان کریں گے تو قوم دیکھے گی کہ قافلے کیسے نکلتے ہیں قوم مطمئن رہے مولانا نہ ڈیل کریں گے نہ ڈھیل دیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا عبدالغفور حیدری نے کہا کہ ختم نبوت کے کارکنان اور قیادت کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس بابرکت محفل کا انعقاد کیا پاکستان اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا، چاہئے تو یہ تھا کہ اس مملکت خداداد میں ہمارے عقائد اور مذہب کا تحفظ کیا جاتا مگر بدقسمتی سے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی ریاست میں بھی شعائر اسلام محفوظ نہیں مذہبی جماعتوں کا وجود اسی لئے ہے کہ اسلامی شعائر کا تحفظ یقینی بنایا جاسکے، علماء کا احسان ہے جنہوں نے قادیانیت کو آشکارہ کیا اور انکا دجل وفریب دنیا کے سامنے لائے ہمارے اکابر کی کوششوں کے نتیجہ میں پارلیمنٹ سے قادیانیت کو کافر قرار دیا گیا اور اسے آئین کا حصہ بنایا گیا ہمارے ملک کا آئین، قادیانیت کو اس ملک میں کسی بھی کلیدی عہدے پر آنے کی اجازت نہیں دیتا۔ ہم نے پارلیمان میں اقلیت کے باوجود اس سازشوں کا تنہا مقابلہ کیا ۱۹۷۴ء میں بھی علماء کی مختصر جماعت نے سیکولر جماعتوں سے بھی ان کے کفر پر دستخط کرائے ماضی میں بھی سلمان تاثیر نے جب آسیہ کیس میں ایسے بیانات دیئے جن سے مذہبی طبقے کے جذبات مجروح ہوئے۔ گزشتہ حکومت میں بھی ختم نبوت قانون میں ترمیم کی کوشش کی گئی جسے مولانا نے عمرہ کے سفر میں ہی کوششوں کے بعد واپس کرایا اللہ کا فضل ہے پارلیمنٹ نے ۱۹۷۴ء میں قادیانیت کو کافر قرار دیا تھا ۲۰۱۸ء میں بھی حلف نامہ کی بحالی پر ہماری پارلیمنٹ نے اس پر مہر ثبت کی۔ جب آئین سے اسلام کو نکالنے کی بات آئی تو مولانا فضل الرحمٰن نے تنہا اس کا مقابلہ کیا اور اس کو محفوظ بنایا قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تو اسلام اور مذہب کی بات کی تھی اگر مذہب قبول نہیں تو بانیان پاکستان سے علیحدگی کا اعلان کریں آخر کیوں نام قائداعظم کا لیا جاتا ہے مگر سیکولر نظریات کی ترویج کی جارہی ہے۔ مولانا فضل الرحمٰن اس وقت پوری قوم کی آواز ہیں جب مولانا نے کال دی تو سلیکٹیڈ کا جینا حرام کردیں گے سلیکٹیڈ کو کہنا چاہتا ہوں فوری مستعفی ہوجائے وگرنہ آزادی مارچ کا جلد اعلان کردیا جائے گا۔

جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ قادیانیت ایک مرتبہ

پھر عالمی استعمار کی سرپرستی میں پھر متحرک ہے انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ پاکستان میں ختم نبوت اور مذہبی معاملات اور ناموس مصطفیٰ ﷺ کے قانون کو بدلنا نہ ممکن ہے اور تم نے اسکو بار بار آزمالیا ہے ہم ناموس رسالت کے سپاہی ہیں عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے ایک ہیں۔ حکمرانوں نے کشمیر کا سودا کر دیا ہے اور یہ جہاد سے منہ موڑ چکے ہیں ہم اپنے اس فرض منصبی کو پہچانتے ہیں۔ پاکستان قادیانیت کے مستقبل کا قبرستان بن کر رہے گا۔ اور ملک عزیز میں قرآن وسنت کا نظام غالب ہوکر رہے گا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قانون توہین رسالت اور ۲۹۵۔سی اس وقت امریکہ اور عالمی طاقتوں کی زد میں ہے، اس قانون میں ترمیم یا خاتمہ کی کوئی جسارت نہیں کرسکتا، اکھنڈ بھارت کا مذہبی عقیدہ رکھنے والے پاکستان کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے، آئین پاکستان کے باغی قادیانی آئین کی مکمل پاسداری کریں، پاکستان کی سلامتی دل وجان سے زیادہ عزیز ہے، پاکستان ایک عظیم مملکت اور ایٹمی قوت سے سرشار ملک ہے پاکستان کا بچہ بچہ اپنے وطن عزیز کی سالمیت کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے، دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں پر مظالم یہود وہنود وعالمی کفر کی گہری سازش ہے لاکھوں بے گناہوں مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں گی۔

جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد امجد خان نے کہا کہ قادیانی اور ان کے آلہ کاروں کا خطرناک کھیل ملکی سلامتی کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیوں کی پاکستان کے خلاف سازشوں کا راستہ روکیں۔ کیونکہ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ انہوں نے پاکستان کو تسلیم ہی نہیں کیا اور وہ اکھنڈ بھارت کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں۔

جماعت اسلامی کے مرکزی رہنما ڈاکٹر فرید احمد پراچہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور دینی تعلیمات و اسلامی اقدار اور علماء کرام کو دیوار سے لگانے کی سازشیں امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہیں۔ امتناع قادیانیت ایکٹ کی روشنی میں قادیانیوں کو اسلامی شعائر، کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کے استعمال سے منع کیا جائے۔ جب تک قادیانی کلیدی عہدوں پر براجمان ہیں اس وقت تک ملک میں امن قائم ہونا ناممکن ہے۔

عالمی اتحاد اہلسنت کے مرکزی رہنما مولانا محمد الیاس گھمن نے کہا کہ قادیانی بیوروکریٹس ملک کے اسلامی ونظریاتی تشخص کو ختم کر کے سیکولر سٹیٹ بنانے کے ایجنڈے پر عمل پیرا ہیں، قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں ان کے خطرناک عزائم کا ادراک کرنا ہوگا۔ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ ہم ۱۹۷۳ء کے آئین کے دفاع کی جنگ لڑ کے ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں۔

متحدہ جمعیۃ اہلحدیث کے مرکزی رہنما مولانا سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے کہا کہ جو قانون ۱۹۷۴ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے پاس کیا تھا آج ہم نے اس کو اور زیادہ مضبوط کر دیا ہے، آج ہم عہد کرتے

ہیں کہ ہم اپنے اکابرین کے مشن کو آگے بڑھائیں گے، قادیانیوں کا ہر فورم پر راستہ روکیں گے، خفیہ طاقتیں قادیانی لابی کو سپورٹ کر رہی ہیں تحریک انصاف کی حکومت اپنی صفوں سے قادیانی اور قادیانی نوازوں کو نکال باہر پھینکے۔ہم مجاہدین ختم نبوت کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے تحفظ ناموس رسالت کا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے جھوٹے مدعیان نبوت کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملایا۔

مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی نے کہا کہ قوانین ختم نبوت اور قانون توہین رسالت کے خلاف سازشیں قادیانی واستعماری ایجنڈا ہے۔قادیانیت کے متعلق غیر مسلم اقلیت کے قوانین کو ختم کرنے والوں کی سازشوں کا مردانہ وار مقابلہ کیا جائے گا۔ہمیں اتحاد و یگانگت سے غداران ختم نبوت کا جرأت مندی سے مقابلہ کرنا ہوگا۔قانون تحفظ ناموس رسالت ختم کرنے کی سازشیں کی جاری ہیں، تمام سازشیں ناکام ہوں گی۔

حفیظ سنٹر یونین کے صدر ملک کلیم احمد نے کہا امت مسلمہ کی کامیابی حضور ﷺ کی پیروی میں ہے عقیدہ ختم نبوت دین کی اساس اور بنیاد ہے انہوں نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے گمراہی پھیلا کر بہت سارے لوگوں کو فتنہ میں ڈالا ہے قادیانی جہاں بھی جائیں گے وہاں پر ان کا تعاقب کیا جائے گا، ناموس رسالت کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کریں گے بیرونی دنیا میں بھی قادیانی فتنہ کو شکست فاش ہوگی قادیانی گستاخ رسول ہیں ان کے ساتھ ہر قسم کا بزنس ختم کرنا چاہیے۔

مولانا نور محمد ہزاروی نے کہا کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جانے دینے کا فیصلہ صرف علماء کرام اور مفتیان عظام کا نہیں تھا بلکہ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سیشن کورٹوں، ہائیکورٹوں، سپریم کورٹ اور وفاقی شرعی عدالت سے لے کر کینیا، رابطہ عالم اسلامی، انڈونیشیا اور جنوبی افریقہ کی عدالتوں نے بھی قادیانیوں کے کفر وارتداد پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے پوری دنیا میں پاکستان کو بدنام کرنے کے عوض قادیانیوں کو ڈالر اور پونڈ ملتے ہیں۔ختم نبوت کا پیغام پہنچانا وقت کا تقاضا اور ہماری ذمہ داری ہے۔

خانقاہ عالیہ تونسہ شریف کے چشم و چراغ پیر طریقت خواجہ مدثر محمود نے کہا کہ قادیانی بلاشبہ عالمی فتنہ ہے یہ ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں اور ریشہ دوانیوں کو برطانوی سامراج کی پشت پناہی حاصل ہے۔اس لئے قادیانیوں کو ملت اسلامیہ سے علیحدہ کیا جائے۔

کانفرنس میں مرکزی جمعیت علماء اسلام کے مرکزی رہنما مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے امیر مولانا مفتی محمد حسن، جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کے امیر شیخ الحدیث مولانا محب النبی، مولانا سید محمود میاں، مولانا رشید میاں، حافظ صغیر احمد، خواجہ محمد اکمل اویسی ملتان، پیر اختر رسول قادری لاہور، مولانا قاری مشتاق احمد رحیمی، مولانا انیس احمد مظاہری، پاکستان مسلم لیگ ن کے رہنما اور سابق ڈپٹی میئر لاہور میاں محمد طارق، وفاق المدارس العربیہ پاکستان لاہور کے مسئول مولانا مفتی عزیز

الرحمٰن، مولانا اسد اللہ فاروق، مولانا مفتی عبد الحفیظ، مولانا نصیر احمد احرار، بلال میر، منظور آفریدی، میاں محمد معصوم، مولانا محبوب الحسن طاہر، مولانا علیم الدین شاکر اور مولانا محمد یاسین صدیقی سمیت لاہور بھر کے مدارس کے مہتممین، علماء اور خطباء نے شرکت کی۔ شعراء کرام میں مولانا شاہد عمران عارفی، مولانا محمد قاسم گجر، صوفی عبید اللہ انور نے نعت رسول مقبول سے سامعین کے دلوں کو منور کیا، رات کے آخری حصہ میں عالمی مجلس کے مرکزی نائب امیر حضرت حافظ پیر ناصر الدین خاکوانی کی رقت آمیز دعا پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔ انہوں نے عالم اسلام اور استحکام پاکستان، کشمیری عوام اور دنیا بھر کے مظلوم مسلمانوں کے لئے خصوصی دعا کروائی۔

تاریخ ساز ختم نبوت کانفرنس لاہور میں منظور کی گئی قرار دادیں

☆...... یہ اجتماع بھارتی حکومت کی جانب سے کشمیر میں انسانیت سوز مظالم کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور کشمیری بھائیوں کو اپنے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے اور اقوام متحدہ و دیگر عالمی اداروں سے مطالبہ کرتا ہے کشمیر میں کرفیو فی الفور ختم کیا جائے اور کشمیری عوام کو بنیادی سہولیات میسر کی جائیں اور وہاں بھارتی جارحیت کو ختم کرتے ہوئے قتل عام رکوا کر بھارت کے خلاف مقدمہ درج کرایا جائے

☆...... یہ اجتماع برما، فلسطین، کشمیر، شام، روہنگیا میں مسلمانوں پر ہونے والے ہولناک مظالم کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کی عالمی تنظیموں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ برما میں مسلمانوں پر ہونے والے وحشیانہ مظالم کا نوٹس لیں اور وہاں قتل عام رکوائیں۔

☆...... اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

☆...... یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کے متعلق مضامین اور اسباق شامل کئے جائیں تاکہ نوزائیدہ نسل میں تحفظ ختم نبوت اور ناموس رسالت کے سلسلہ میں شعور پیدا کیا جاسکے

☆...... ملک بھر کے تمام سول اور فوج کے محکموں سے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے۔

☆...... یہ اجلاس ملک بھر کے خطباء سے اپیل کرتا ہے کہ ہر ماہ کا ایک جمعہ عقیدہ ختم نبوت کے بیان کے لئے وقف کریں تاکہ نئی نسل کو قادیانی عقائد کی سنگینی کا احساس ہو۔

☆...... قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے اسلامی شعائر اور اور مسلمانوں کے مذہبی علامات کا بے دریغ استعمال کر رہے ہیں یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر موثر عمل درآمد کرایا جائے اور قادیانیوں کو اسلام کا ٹائٹل استعمال کرنے سے روکا جائے۔

☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس لاہور کا سالانہ کا یہ عظیم الشان اجتماع اللہ پاک کے حضور سجدہ شکر بجالاتے ہوئے تمام مدعووین ومندوبین اور شرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ آپ حضرات کی تشریف آوری سے یہ کانفرنس کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سبزہ زار لاہور کی رپورٹ

قاری ظہیر احمد قمر

۲۱ ر ستمبر ۲۰۱۹ء کو منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس وحدت روڈ لاہور کی تیاری کے لئے پورے لاہور اور گردونواح میں محنت کی گئی۔ لیکن سبزہ زار سکیم کالا کا جو کے یتیم خانہ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بڑے منظم انداز سے کانفرنس کی تیاریاں کی گئیں۔ اس علاقہ کو مقامی مجلس کے ساتھیوں سے مشاورت کے بعد چھ حصوں میں تقسیم کیا۔ ہر سیکٹر کے انچارج ومعاونین کی تجدید کی گئی۔ ۱...... حاجی محمد شفیق، ۲...... قاری ظہیر احمد قمر، ۳...... قاری محمد شفیق، ۴...... قاری فضل الرحمٰن، ۵...... مولانا ضیاء الرحمٰن، ۶...... مفتی حبیب اللہ اور مولانا محمد قاسم صاحب مقرر کئے گئے۔ ان سیکٹروں کو فعال رکھنے کے لئے مولانا عبدالشکور یوسف اور حاجی محمد یاسین فاروقی کا تقرر کیا گیا۔ یہ سارا نظم حضرت مولانا محبّ النبی مدظلہ کی مشاورت ونگرانی سے کیا گیا۔ ہر سیکٹر میں درجنوں میٹنگز اور پروگرامز ہوئے۔ آخر میں تمام سیکٹروں کی ایک بڑی کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس کے مرکزی اکابرین نے خطابات کئے۔ جناب ارشاد ڈوگر نے خصوصی شرکت کی۔

کانفرنس سے ایک دن پہلے ۲۰ ر ستمبر کو بعد نماز جمعہ ایک بڑی ریلی نکالی گئی، اس میں سینکڑوں نوجوانوں نے اپنی موٹر سائیکلوں گاڑیوں اور رکشوں کے ذریعہ شرکت کی۔ ریلی کی قیادت حضرت مولانا محبّ النبی، مولانا عبدالعزیز، مولانا عبدالشکور یوسف، حاجی محمد یاسین فاروقی، حاجی محمد شفیق، مولانا محمد عابد، قاری محمد شفیق اور راقم نے کی۔ ختم نبوت چوک میں گل خاں اور مولانا محمد عابد اوران کے ساتھیوں نے ریلی کا بھرپور استقبال کیا۔ ان سیکٹروں کی اہم اہم تمام مساجد میں تقریباً پچاس کے قریب پروگرام منعقد کئے گئے۔ ۲۱ ر ستمبر کو دارالعلوم مدنیہ رسول پارک سے اجتماعی روانگی ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کے ساتھ ہوئی۔

کانفرنس کی کامیابی کے بعد ۲۷ ستمبر کو محمد یاسین فاروقی کے دفتر میں اجلاس منعقد کیا گیا جس میں یہ فیصلے طے پائے کہ: ☆...... اورنج ٹرین اسٹیشن نمبر ۱۹ کو باقاعدہ منظور شدہ ختم نبوت اسٹیشن اور ختم نبوت چوک کی کامیابی کے بعد ختم چوک سے نکلنے والا روڈ ختم نبوت روڈ کے نام سے منظور کرایا جائے۔ ☆...... ختم نبوت کورس جو کم ازکم ہر سیکٹر میں ایک ہوگا مجموعی طور پر چھ ختم نبوت کورس کروائے جائیں۔ ☆...... سوشل میڈیا ٹیم کا اجراء جس کے انچارج (راقم) ظہیر احمد قمر ہوں گے۔ ☆...... تاجر وکلاء اور عام دوکان داروں سے ملاقاتوں کا سلسلہ بڑھایا جائے، عقیدہ ختم نبوت کی آگاہی اور عوام الناس کو مرزائیوں کی سازشوں سے آگاہ کیا جائے۔ ☆...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور رابطہ کمیٹی کے تمام ممبران علاقے کے علماء کرام اور کارکنان معززین کے اعزاز میں ۳۰ ستمبر کو دارالعلوم مدنیہ رسول پارک میں کانفرنس کی کامیابی پر عشائیہ دیا گیا۔

تاریخ ساز سالانہ ختم نبوت کانفرنس سرگودھا

مولانا فضل الرحمٰن منگلا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۶ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعرات بعد از نماز عشاء ۳۲ ویں سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کی زیر نگرانی مرکزی عیدگاہ سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ جس میں پورے ملک سے علمائے کرام ومشائخ عظام نے شرکت فرمائی۔ صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ خلیل احمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی نائب امراء حضرت مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد و پیر طریقت حضرت حافظ ناصرالدین خاکوانی نے فرمائی۔ کانفرنس کا آغاز قاری احسان اللہ فاروقی لاہور کی تلاوت سے ہوا۔ نعتیہ کلام حضرت مولانا شاہد عمران عارفی اور حافظ وسیم احمد نے پیش کیا۔ بیانات کا سلسلہ بھلوال سے حضرت مولانا محبوب احمد طاہر کے پر جوش خطاب سے شروع ہوا اور رات گئے تک جاری رہا، خصوصی آمد حضرت مولانا مفتی محمد حسن لاہور کی ہوئی۔ علاوہ ازیں حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس ترمذی، مفتی محمد طاہر مسعود، مولانا قاضی عبدالرشید راولپنڈی، حضرت مولانا پیر عزیز الرحمٰن ہزاروی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مفتی ظہیر احمد ظہیر چکوال، مولانا عبدالشکور شاکر ٹیکسلا، حضرت مولانا حافظ حمد اللہ کوئٹہ اور مولانا عبدالکریم ندیم خانپور وغیرہ نے خطابات کئے۔ نقابت کے فرائض حضرت مولانا نور محمد ہزاروی اور مولانا حیدر علی حیدر نے انجام دیئے۔ کانفرنس میں قادیانیوں کو دعوت اسلام کے ساتھ ساتھ قادیانیوں کے کفر اور سرگرمیوں کو برملا بیان کیا گیا، مسلمانوں کو قادیانیوں کی مصنوعات سے بائیکاٹ کرنے اور ان کا تعاقب کرتے رہنے کی ترغیب دی گئی۔

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے مولانا محمد اکرم طوفانی اور ان کی پوری ٹیم (مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا ثناء اللہ ایوبی خازن، مولانا عبدالرشید جنرل سیکرٹری، مولانا محمد افضل فاروقی، پروفیسر عاصم اشتیاق، بھائی محمد زبیر جھول، مفتی جہانگیر اور راقم الحروف، تمام اراکین وکارکنان ختم نبوت سرگودھا) کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ الحمد للہ اس مرتبہ مرکزی عیدگاہ کا پنڈال اپنی تمام تر وسعتوں کے باوجود خاصی تنگی کی شکایت کرتا رہا۔ سرگودھا کے تاجران نے تمام شرکاء کے لئے بازار میں فی سبیل اللہ چائے، کھانے، فروٹ، شربت، اور دیگر اَشیاء کا بے مثال انتظام کیا۔ کانفرنس میں سرگودھا و مضافات سے قافلے بے شمار بسوں کی صورت میں شریک ہوئے۔ مولانا عبدالکریم ندیم کی دعاء کے ساتھ صبح فجر کی اذان کے وقت یہ عظیم الشان کانفرنس اختتام پزیر ہوئی۔ اللہ پاک قبول فرمائے۔ آمین!

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

تحفظ ختم نبوت کانفرنس سنانواں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سنانواں کے زیر اہتمام ۲۹ راگست ۲۰۱۹ء بروز جمعرات جامع مسجد المجاہد میں چھٹی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس بعداز نماز ظہر منعقد ہوئی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا ارشاد گرمانی نے سرانجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد شعیب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ ہدیہ نعت قاری محمد شہباز نے پیش کیا۔ کانفرنس سے مولانا قاری تاج محمد ثاقب، مولانا محمد حذیفہ شاکر جمعیۃ علماء اسلام مظفرگڑھ، مولانا عبدالمعبود آزاد، مولانا محمد ساجد مبلغ عالمی مجلس اور حضرت مولانا اللہ وسایا اور پیر طریقت مولانا سیف الرحمٰن درخواستی کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ کفریہ طاقتیں ناموس رسالت اور ختم نبوت کے قانون کو ختم کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جس حکمران نے بھی ان مقدس قوانین کو ختم کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے انہیں ذلیل ورسوا کیا۔ شاعر ختم نبوت مولانا حافظ محمد قاسم گجر نے ختم نبوت پر اشعار سنا کر سامعین کے دل جیت لئے۔ کانفرنس میں مقامی علماء کرام سمیت مذہبی وسیاسی اور تاجران حضرات نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس میانی ضلع سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۱ راگست ۲۰۱۹ء بمطابق یکم محرم الحرام ۱۴۴۱ھ بروز ہفتہ بعداز نماز عشاء جامع مسجد مدنی لاری اڈا میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں بصدارت قاری محمد عثمان اور مولانا سر بلند الرحمٰن ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کا آغاز حافظ ابوبکر اور قاری محمد عمران نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا، سٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا محمد بلال میانی، اور ناظم تبلیغ مولانا عمیم الاحسان نے انجام دیئے۔ حافظ شعیب عباس تلہ گنگ اور رانا محمد عثمان قصوری نے حمد ونعت کی سعادت حاصل کی۔ عالمی مجلس سرگودھا کے مبلغ مولانا فضل الرحمٰن سرگودھوی، مولانا نور محمد ہزاروی سرگودھا، اور مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس میں میانی شہر، بھیرہ، ملکوال، ومضافات سے بھرپور شرکت ہوئی، کانفرنس کے قابل ستائش انتظامات قاضی عبیداللہ سعیدی کی زیر نگرانی، قاری محمد آصف، قاری محمد نصیر، بھائی عمر فاروق، بھائی محمد قیصر، رانا محمد وقاص نے کیے، مولانا محمد رفیق نے سامعین کے سامنے حکومت وقت سے درج ذیل مطالبات پیش کیے: نمبر۱...... یہ کہ مملکت اسلامیہ پاکستان میں قادیانیوں کو تمام کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔ نمبر۲...... مسئلہ کشمیر سے متعلق حکومت وقت قادیانیوں کی فتنہ انگیزی پر کڑی نظر رکھے

ہوئے انہیں نوازنا بند کرے۔نمبر۳...... ملک خداداد میں تمام اسلامی اقدار کوملحوظ خاطر رکھا جائے کسی شق کو بالخصوص قانون تحفظ ختم نبوت وناموس رسالت ﷺ کو ختم کرنا تو دور کی بات اس کی طرف میلی آنکھ سے بھی مت دیکھا جائے۔نمبر۴...... پاکستان کی شاہ رگ کشمیر سے متعلق حکومت خاموشی اورغیر سنجیدگی کوچھوڑ کر اپنے موقف کو واضح کرے۔ مذکورہ بالا تمام مطالبات سے تمام سامعین نے والہانہ انداز میں کھڑے ہوکر بھرپور تائیدواتفاق اور کشمیر سے یکجہتی کا اظہار کیا۔آخر میں مولانا شبیر احمد عثمانی کی دعاء کے ساتھ کانفرنس اختتام پذیر ہوئی۔

ختم نبوت کانفرنس اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۶ستمبر ۲۰۱۹ء بروز جمعۃ المبارک دن دس بجے مرکزی جامع مسجد لال اسلام آباد میں ختم نبوت کانفرنس شروع ہوئی،جس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف نے فرمائی۔کانفرنس میں قاری عبدالوحید قاسمی،مفتی تحسین اللہ،مولانا محمد طیب اور مولانا اللہ وسایا کے بیانات ہوئے۔کانفرنس میں مولانا عبدالکریم،اور قاری عزیز الرحمٰن،مولانا محمد اسحاق نے خصوصی شرکت کی۔ کانفرنس کے سلسلے میں لال مسجد کی انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔کانفرنس میں راولپنڈی واسلام آباد سے کثیر تعداد میں علماء کرام اور عوام الناس نے شرکت کی۔(مولانا محمد زاہد وسیم)

ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام ۷ستمبر بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد موتی لیاقت روڈ راولپنڈی میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔مغرب کے بعد کی نشست کی صدارت شیخ الحدیث مولانا قاضی مشتاق احمد نے جبکہ بعد نماز عشاء دوسری نشست کی صدارت صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد نے فرمائی۔ہدیہ نعت عبدالباسط حسانی،حافظ محمد عمار علوی،بابا خورشید احمد اور حافظ اسامہ خالد علوی نے پیش کیں۔کانفرنس میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا،مولانا عزیز الرحمان ثانی،مولانا قاضی احسان احمد،مولانا قاضی عبدالرشید، مولانا عبدالمجید ہزاروی،مفتی اویس عزیز،مولانا محمد طیب اور مولانا محمد طارق کے بیانات ہوئے۔کانفرنس کے انتظامات کی نگرانی مولانا محمد آدم خان اور مفتی ریاض محمد نے کی۔کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا قاضی ہارون الرشید،مولانا محمد خرم،قاری محمد اسماعیل،مفتی مبارک شاہ،مفتی محمد ریحان شیخ،مفتی محمد انور شاہ،قاری محمد علی زمان نے اپنے رفقاء کے ساتھ دن رات خوب محنت کی۔کانفرنس میں کثیر تعداد میں تاجر برادری نے بھی شرکت کی۔چنانچہ تاجران راولپنڈی کے قائدین شاہد غفور پراچہ،شیخ محمد صدیق،شرجیل میر، شیخ آصف ادریس،ڈاکٹر محمد جمال ناصر نے ایمان افروز بیانات کئے،اور یقین دہانی کرائی کہ تاجر برادری

تحفظ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے علماء کرام کے شانہ بشانہ ہوں گے۔ (مولانا محمد زاہد وسیم)

ختم نبوت کانفرنس رستم

۷ر ستمبر بروز ہفتہ پورے ملک کی طرح رستم گاؤں صادق واند شکار پور میں یوم ختم نبوت کے حوالہ سے مولانا عبدالحکیم اور ان کے برادر مولانا عبدالحلیم کی زیر نگرانی بعد ظہر تا عصر جامع مسجد میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی، سکھر کے مبلغ مولانا محمد حسین ناصر اور مجاہد جمعیۃ مولانا محمد رفیق توحید کے خصوصی بیانات ہوئے۔ علماء کرام نے فرمایا کہ ۷ر ستمبر اسلام اور مسلمانوں کی عظیم فتح کا دن ہے کہ جس دن پاکستان کی منتخب اسمبلی نے قادیانی فتنہ کو کافر قرار دے کر شہداء ختم نبوت کی روحوں اور مسلمانوں کے دلوں کو سکون بخشا۔ اللہ پاک اس کانفرنس میں تعاون اور کامیاب کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۱۸ر ستمبر ۲۰۱۹ء جامعہ اشرفیہ رحمان کالونی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت مولانا قاری الیاس، سرپرستی مولانا قاری غلام محمود انور، نگرانی مولانا قاری سعید احمد عثمانی و مولانا عبدالقدیر مہتمم جامعہ اشرفیہ نے کی۔ تلاوت کی سعادت قاری عاصم اور عبدالودود نے حاصل کی۔ قاری عبدالرحیم، حافظ محمد عثمان فاروقی، چوہدری خالد محمود، مولانا یٰسین تائب نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا شبیر احمد عثمانی فیصل آباد کے خصوصی بیانات ہوئے۔ مقررین نے بیان کرتے ہوئے کہا ہم تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں کسی شخص کو بھی تبدیلی کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا اسحاق بدر، مولانا عبدالروف چشتی، مولانا مفتی محمد عمر اشرف، ماسٹر ایوب، قاری اسد اللہ، قاری ابراہیم، مولانا قاری عطاء اللہ، مولانا سید شمس الحق گیلانی، مولانا عبدالقدیم، قاری محمد تقی، قاری عبدالوحید، قاری محمد افضل، قاری شفقت عباس، قاری محمد عبداللہ کے علاوہ کثیر تعداد میں علماء کرام نے کانفرنس میں شرکت کی۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۰ر ستمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس قصور شہر کی مرکزی جامع مسجد کمبوہاں والی میں مولانا مفتی محمد احمد کی نگرانی و سرپرستی میں منعقد ہوئی۔ تلاوت کی سعادت استاد القراء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے جبکہ نعت کی سعادت قاری حسان بلال اور افتخار احمد فخر نے حاصل کی۔ مولانا قمر سلیم امام جامع مسجد کمبوہاں والوں نے مہمانوں کا خوب

استقبال کیا۔کانفرنس سے مولانا نورعباس، مولانا عبدالرزاق مجاہد مبلغ ضلع قصوراور حضرت مولانا محمداسماعیل شجاع آبادی کے بیانات ہوئے۔ انتظامیہ کمیٹی کے صدر حاجی سراج دین نے مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی۔کانفرنس کی زینت مولانا قاری احسان اللہ، قاری محمدرفیق اور میاں محمد معصوم انصاری بنے۔

ختم نبوت کانفرنس گڑھی یاسین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شکارپور کے زیرانتظام ۲۲رستمبر بعد نماز عشاء جامع مسجد مدرسہ مجیدیہ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔کانفرنس سے مولانا محمد حسین ناصر، مولانا ظفراللہ سندھی، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد طیب میکو، مولانا رشداللہ شاہ امروٹی، مولانا مفتی محمد طاہر ہالیجوی نے اپنے خطاب میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی سنگینی سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔حاجی امداداللہ فلیٹو نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔مولانا عبدالحکیم مہر اور ان کے برادر مولانا عبدالحلیم مہر نے کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے بھرپور محنت کی۔اللہ پاک تمام احباب کو جزائے خیر دے۔(حافظ اویس گجر)

ختم نبوت کانفرنس سانگی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام ۲۳رستمبر بعد نماز مغرب جامع مکی مسجد سانگی میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا قاضی احسان احمد اور مولانا محمد حسین ناصر نے کہا کہ قادیانی مرزائی اور یہود ونصاریٰ مسلمانوں کے دلوں سے حضور ﷺ کی محبت نکالنا چاہتے ہیں۔لیکن مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتا ہے، حضور ﷺ سے بے وفائی نہیں کرسکتا۔کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا محمد حامد اور مولانا عبدالباسط اور ان کے دیگر احباب نے بھرپور محنت کی۔ عالمی مجلس سکھر کے نائب ناظم حافظ عبدالغفار شیخ کا خصوصی طور پر سندھی میں بیان ہوا۔(محمد عزیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیراہتمام آدم شاہ کالونی سکھر میں ۲۳ستمبر ۲۰۱۹ء بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس زیرصدارت قاری جمیل احمد بندھانی، زیرنگرانی مولانا عبداللطیف اشرفی منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا محمد حسین ناصر، مولانا حافظ عبدالغفار شیخ، مولانا محمد امان اللہ جمالی، مولانا قاری جمیل احمد بندھانی، مولانا عبداللطیف اشرفی اور دیگر علماء کرام کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے اپنے بیان میں عقیدہ ختم نبوت حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور مہدی علیہ الرضوان کے حوالہ سے تفصیلی گفتگو کی۔حافظ محمد ابوبکر صفدر نے ہدیۂ نعت پیش کیا۔کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے حضرت مولانا مفتی محکم الدین مہر نے اشتہارات کی چھپائی سے لے کر آخری مہمان کی روانگی تک بھرپور محنت کی اور کانفرنس

الحمدللہ! بھرپور کامیاب رہی۔ حضرت مفتی صاحب کے ساتھ ان کے رفقاء کرام خاص طور پر مولانا عبیداللہ انصاری، محمد عزیز گجر، جناب منیر احمد مہر علاقہ کے علماء کرام نے بھرپور ساتھ دیا۔ مدنی مسجد کی انتظامیہ نے بھرپور تعاون کیا۔ (محمد عمیر گجر)

ختم نبوت کانفرنس چیچہ وطنی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد بلاک نمبر بارہ چیچہ وطنی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۴ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز منگل منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت پیر جی عبدالحفیظ رائے پوری اور اور پیر محمد رضوان نفیس نے کی۔ قاری محمد اجمل نے تلاوت کلام پاک اور حافظ عبدالرحمٰن و حافظ محمود احمد نے ہدیہ نعت پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ کانفرنس میں مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا قاری علیم الدین شاکر لاہور، پیر جی عبدالجلیل رائے پوری، مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا ریاض احمد، مفتی محمد ساجد، مفتی عبدالرحمٰن، قاری محمد دین، مفتی ظفر اقبال، مولانا کفایت اللہ حنفی، پروفیسر جاوید منیر، شیخ عبدالغنی، حاجی محمد ایوب، جناب زین الحسن، ملک محمد اصغر گلزار، مولانا محمد عبدالباقی سمیت چیچہ وطنی کی مذہبی، سیاسی و سماجی قیادت نے بھرپور شرکت و خطابات فرمائے۔ مقررین نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کا تعلق براہ راست حضور ﷺ کی ذات سے ہے۔ حضور ﷺ سے محبت کرنا ایمان کی شرط اول ہے۔ مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ کو متنازعہ بنانے والے سازشی عناصر کو ہر صورت بے نقاب کیا جائے گا۔ قادیانیت کا بائیکاٹ ہر مسلمان کا ایمانی اور آئینی فریضہ ہے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے تمام احباب و کارکنان ختم نبوت نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس اوچ شریف ضلع بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول پور کے زیر اہتمام اوچ شریف میں ۲۹ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز اتوار بعد نماز ظہر تا عصر جنازہ گاہ موضع رسول پور اوچ شریف میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا رشید احمد عباسی نے فرمائی۔ مولانا محمد اسحاق ساقی بہاول پور، مولانا مفتی محمد راشد مدنی رحیم یار خان اور حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے خصوصی خطابات ہوئے۔ مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانی پاکستان کے خلاف عالمی سطح پر جو سازشیں کررہے ہیں اس کا نوٹس لیا جائے۔ حکومت قادیانیوں کے بارے میں ۱۹۷۴ء کے قانون پر عمل درآمد کو یقینی بنائے۔ حکومت قادیانیوں کو اسلامی اصلاحات استعمال کرنے سے روکے۔ قادیانیوں نے مغربی ممالک کو اپنے پروپیگنڈے کا مرکز بنالیا ہے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مولانا محمد ابراہیم، مفتی عبدالجلیل، حافظ عبداللہ عباسی، قاضی عمر فاروق، مولانا بابر علی اور مولانا محمد اسحاق ساقی نے بھرپور محنت کی۔

ختم نبوت کانفرنس احمد پور شرقیہ ضلع بہاول پور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بہاول پور کے زیر اہتمام مدرسہ ابو ہریرۃؓ احمد پور شرقیہ میں ۲۹ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز اتوار کو بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت سید عبدالعلیم شاہ نے جبکہ نگرانی مولانا محمد اسحاق ساقی نے فرمائی۔ ہدیہ نعت رسول مقبول ﷺ ملک حضور احمد عصر نے پیش کیا۔ کانفرنس سے حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، حضرت مولانا محمد راشد مدنی اور حضرت مولانا محمد اسحاق ساقی کے خطابات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی اپنی آئینی حیثیت تسلیم نہ کر کے آئین پاکستان سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں ان پر آئین اور ملک سے غداری کے مقدمات قائم کئے جائیں اور انہیں آئین کا پابند بنایا جائے۔ اسلام کے نام سے معرض وجود میں آنے والے ملک پاکستان میں قادیانی اور یہودی ایجنڈا نہیں چلنے دیا جائے گا۔ قادیانی جو اکھنڈ بھارت کا مذہبی عقیدہ رکھتے ہوں وہ بھلا پاکستان کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں؟ کانفرنس کی تیاری کے لئے مولانا محمد سلمان، مفتی عبدالمجید، بھائی شیر محمد قریشی اور ان کے بچوں نے مثالی کردار ادا کیا۔ حافظ محمد خورشید عالم کی دستار بندی بھی کی گئی۔ کانفرنس میں کثیر علماء کرام اور عوام الناس نے بھرپور شرکت کی۔

ختم نبوت کورس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر اہتمام دو روزہ تحفظ ختم نبوت کورس ۱۷، ۱۸ ستمبر ۲۰۱۹ء جامعہ اشرفیہ سکھر میں صبح دس تا بارہ جبکہ ظہر تا عصر جامعہ دارالعلوم سکھر میں منعقد ہوا۔ ان دو دن کے کورس میں سینکڑوں طلباء کرام نے شرکت کی۔ مجلس کی طرف سے کاپیاں اور قلم مفت دی گئیں۔ مولانا محمد حسین ناصر مبلغ مجلس سکھر نے ابتدائی بیان و کورس کی غرض غایت بیان کی۔ مفتی محمد راشد مدنی نے جامعہ اشرفیہ، جامعہ دارالعلوم سکھر، جامعہ فاطمۃ الزاہراء للبنات، جامعہ اشرفیہ للبنات کے طلباء و طالبات کو دو دن کے لیکچروں میں بھرپور ذہن سازی کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کسی مذہب کا نام نہیں بلکہ یہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹوں کا ایک گروہ ہے جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کورس کو کامیاب کرنے کے لئے محمد عزیر اور اس کے ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے امیر قاری جمیل احمد بندھانی، ناظم مولانا عبداللطیف اشرفی نے بھرپور سرپرستی کی جامعہ اشرفیہ کے استاذ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ و دیگر اساتذہ کرام دارالعلوم سکھر کے اساتذہ نے بھرپور تعاون کیا۔ (حافظ اویس گجر)

ختم نبوت کورس حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۱۸، ۱۹ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز بدھ، جمعرات حویلی لکھا ضلع

اوکاڑہ میں مدرسہ جامعہ اشرفیہ پارسا کالونی میں ختم نبوت کورس منعقد ہوا۔ جس میں مفتی وارث علی اور مولانا عبدالرزاق مجاہداور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمداسماعیل شجاع آبادی کے لیکچر ہوئے اورلٹریچر تقسیم کیا گیا۔ نیز ۲۰؍ستمبر ۲۰۱۹ء جمعتہ المبارک کا خطبہ مرکزی جامع مسجد بلقیسہ میں مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اور جامع مسجد ڈھکی والی حویلی لکھا میں مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ارشادفرمایا۔

تحفظ ختم نبوت کورس پیر محل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پیرمحل کے زیراہتمام چارروزہ شعور ختم نبوت کورس ۲۲ تا ۲۵؍ستمبر ۲۰۱۹ء بروزاتوار تا بدھ بعدنماز مغرب تا عشاء منعقد ہوا۔ کورس کی صدارت عالمی مجلس پیرمحل کے امیر مولانا مفتی محمد شیراز اورنگرانی مولانا قاری عتیق الرحمٰن منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا مجاہد مختار، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگراور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے مختلف عنوانات پرلیکچر دیئے۔ کثیر تعداد میں طلباء وطالبات اورعوام الناس نے شرکت فرمائی۔ اختتام پرلٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

شعور ختم نبوت کورس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ماموں کانجن کے زیراہتمام یونٹ چک ۵۰۷ گ،ب میں چارروزہ شعور ختم نبوت کورس بتاریخ ۲۲ تا ۲۵؍ستمبر ۲۰۱۹ء بروزاتوار تا بدھ صبح دس تا بارہ بجے منعقد ہوا۔ کورس کی صدارت علاقائی امیر مولانا قاری عبدالناصر نے کی۔ کورس میں عالمی مجلس بہاول نگر کے مبلغ مولانا محمد قاسم رحمانی، عالمی مجلس پیرمحل کے جنرل سیکرٹری مولانا مجاہد مختار، ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگراور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے مختلف عنوانات پرلیکچر دیئے۔ کثیر طلباء وطالبات اورعوام الناس نے شرکت فرمائی۔ اختتام کورس پرلٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

شعور ختم نبوت کورس ماموں کانجن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چار روزہ شعور ختم نبوت کورس ۲۲ تا ۲۵؍ستمبر ۲۰۱۹ء بروزاتوار تا بدھ بعدنماز ظہر تا عصر منعقد ہوا۔ صدارت عالمی مجلس ماموں کانجن کے امیر مولانا ضیاءالدین آزاد نے اورنگرانی مولانا عطاءاللہ نقشبندی نے فرمائی۔ مولانا محمد قاسم رحمانی، مولانا مجاہد مختار اور ضلعی مبلغ مولانا محمد خبیب، مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگراور مولانا قاضی احسان احمد کراچی نے مختلف عنوانات پرلیکچر دیئے۔ کثیر تعداد میں طلباءاورعوام الناس نے شرکت فرمائی۔ اختتام پرلٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار بسلسلہ یوم ختم نبوت ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام چوتھا سالانہ تحفظ ختم نبوت سیمینار بسلسلہ یوم تحفظ ختم نبوت

۷ستمبر۲۰۱۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب جامع مسجد اللہ اکبر گلبرگ کالونی ملتان میں منعقد ہوا۔ سیمینار کی صدارت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے فرمائی۔ مولانا حافظ محمد سعد جالندھری نے ہدیہ نعت رسول مقبولﷺ جبکہ محمد ابوبکر جالندھری نے ترانہ ختم نبوت پیش کیا۔ سیمینار سے مولانا محمد وسیم اسلم، حضرت مولانا منیر احمد جالندھری اور حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان نے بیانات فرمائے۔ مقررین نے کہا کہ حکومت وقت ناموس رسالت کے قوانین میں ترامیم کا سوچنے سے باز رہے۔ اس قانون کے تحت جن مجرموں پر، جرم ثابت ہونے کے بعد سزائیں سنائی گئی ہیں، ان پر فوری طور پر عمل درآمد کو یقینی بنایا جائے۔ عوام الناس سے مطالبہ کیا کہ قادیانی مصنوعات شیزان کمپنی، ذائقہ بناسپتی، شاہ تاج چینی، پنجاب آئل ملز، راجہ سوپ سمیت تمام قادیانی اداروں کا بائیکاٹ کریں۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کی دعا پر سیمینار کا اختتام ہوا۔

ختم نبوت کنونشن بسلسلہ یوم ختم نبوت سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر کے زیر اہتمام ۷ستمبر بعد نماز عشاء اقصیٰ مسجد نواں گوٹھ سکھر میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سکھر قاری جمیل احمد بندھانی، مبلغ مولانا محمد حسین ناصر، ناظم حضرت مولانا عبداللطیف اشرفی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بیرون پاکستان پوری دنیا کے لئے اس وقت قادیانیت شر کا سبب بن چکی ہے۔ ہدیہ نعت حافظ محمد عمیر گجر نے پیش کیا۔ اس ختم نبوت کنونشن کو کامیاب کرنے کے لئے مولانا مفتی محمد یاسین خطیب مسجد نے بھرپور تعاون کیا اور محمد عزیر گجر اور اس کے ساتھیوں نے بھرپور محنت کی۔ (حافظ محمد اویس گجر)

یوم تحفظ ختم نبوت ریلی سرگودھا

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگودھا کے زیر اہتمام مولانا محمد اکرم طوفانی کی سرپرستی میں ۷ستمبر۱۹۷۴ء کو پاکستان کی نیشنل اسمبلی میں ہونے والے تاریخی فیصلہ کی یاد میں سرگودھا میں ہر سال ریلی کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ امسال بھی ۷ستمبر۲۰۱۹ء بروز ہفتہ ایک پروقار روڈ کارواں (ریلی) کا اہتمام کیا گیا، جس میں ضلع بھر سے موٹر سائیکلوں، سائیکلوں، گاڑیوں، کے ایک ہجوم کی صورت میں ختم نبوت کے ہزاروں پروانوں نے شرکت کی، مولانا نور محمد ہزاروی، مولانا حیدر علی حیدر، مولانا ثناء اللہ ایوبی، مولانا عبدالرشید، پروفیسر عاصم اشتیاق، مولانا فضل الرحمٰن، مفتی جہانگیر، مولانا رحمت اللہ اور دیگر علماء مشائخ نے بھی ریلی کو پرامن بنانے میں قابل قدر کوششیں کیں۔ ریلی کی روانگی تقریباً صبح دس بجے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر لکڑ منڈی سے ہوئی۔ پرانا پل، سیٹلائٹ ٹاؤن، لاری اڈا، قینچی موڑ، ۴۷ پل، ۴۷ اڈا، سرگودھا یونیورسٹی روڈ سے گزرتا

ہوا خیام چوک پر پہنچا، جہاں پر مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی نے شرکاء ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ۶ ستمبر ہمارے ملک خداداد پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کے تحفظ کی یادگار ہے اور ۷ ستمبر ملک و اسلام کی ختم نبوت کے حوالے سے نظریاتی سرحدوں کے تحفظ کی یادگار ہے، ۱۹۵۳ء سے تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا اور ہزاروں مسلمانوں نے خون کے نذرانے پیش کیے، اور آخران کا خون رنگ لایا اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری قومی اسمبلی نے، جس میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام اور ممبران اسمبلی موجود تھے۔ جہاں تمام ممبران نے متفقہ طور پر قادیانیوں، مرزائیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ہمیشہ کے لئے اِن کی ذلت ورسوائی کا اعلان کیا۔ ریلی کا اختتام حضرت طوفانی مدظلہ کی دعا سے ہوا اور تمام شرکاء پرامن طور پر اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔

تحفظ ختم نبوت ویوم تشکر ریلی سرائے نورنگ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے نورنگ ضلع لکی مروت کے زیراہتمام ہرسال کی طرح امسال بھی ۷ ستمبر ۲۰۱۹ء بروز ہفتہ کو یوم تشکر کے نام سے ایک ریلی بڑے جوش وخروش اور عقیدت واحترام سے نکالی گئی۔ ریلی کی کامیابی کے لئے روزانہ کی بنیاد پر تقریباً سو سے زائد چھوٹے بڑے پروگرامز منعقد کئے گئے۔ وسیع تعداد میں پمفلٹ تقسیم ہوئے۔ سکول، کالج اور دینی مدارس کے ساتھ ساتھ تمام سرکاری دفاتر اور معززین علاقہ کو خصوصی دعوت دی گئی۔ یہ ریلی جامع مسجد میناری نورنگ سے نکالی گئی، جو کہ بازار کے مختلف گزرگاہوں سے ہوتی ہوئی پاسبان پلازہ کے مقام پر جلسے کی صورت اختیار کرگئی۔

جہاں پر مقررین نے اپنے خطابات میں کہا کہ سات ستمبر ایک عظیم الشان اور تاریخ ساز دن ہے کیونکہ اس روز پاکستان کی پارلیمنٹ نے امت مسلمہ کا دیرینہ مطالبہ پورا کرتے ہوئے متفقہ قرارداد کے ذریعے قادیانیوں اور مرزائیوں کو قیامت کی صبح تک کے لئے کافر اور غیر مسلم قرار دیا۔ اس عظیم فیصلے پر ہم اس وقت کے وزیراعظم، قائد حزب اختلاف اور تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں سمیت تمام اراکین پارلیمنٹ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ ریلی کی قیادت مولانا مفتی عبدالغفار، شیخ الحدیث مولانا محمد انور، شیخ الحدیث مولانا حسین احمد، مولانا عبدالرحیم، مفتی ضیاء اللہ، مولانا محمد ابراہیم ادہمی، مولانا محمد طیب طوفانی، مولانا عمر خان اور صاحبزادہ امین اللہ جان نے کی۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام کے درجنوں رہنماؤں اور کارکنوں سمیت بڑی تعداد میں سکول کالجز و دینی مدارس کے طلباء، علماء، خطباء، آئمہ مساجد، معززین علاقہ اور شہری حضرات موجود تھے۔ یوم تشکر ریلی پیر طریقت مولانا عبدالصبور نقشبندی کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

رعایتی قیمت

مطبوعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

نمبر شمار	نام کتاب	مصنف	رعایتی قیمت
1	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنیؒ	350
2	رئیس قادیان	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
3	ائمہ تلبیس	ابوالقاسم مولانا محمد رفیق دلاوریؒ	200
4	تحفہ قادیانیت (چھ جلدیں)	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	1000
5	فتاوی ختم نبوت (تین جلدیں)	مولانا سعید احمد جلالپوری شہیدؒ	1000
6	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر1	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
7	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر2	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
8	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر3	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
9	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر4	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
10	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر5	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
11	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر6	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
12	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر7	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
13	محاسبہ قادیانیت. جلد نمبر8	متعدد حضرات کے مجموعہ رسائل	200
14	قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی مصدقہ رپورٹ (5 جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	700
15	قادیانی شبہات کے جوابات (کامل)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	300
16	چمنستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ (تین جلدیں)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	500
17	گلستان ختم نبوت کے گلہائے رنگارنگ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150
18	آئینہ قادیانیت	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
19	ایک ہفتہ شیخ الہندؒ کے دیس میں	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
20	تذکرہ حکیم العصرؒ (مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ)	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	100
21	لولاک کا خواجہ خواجگان نمبر	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان	300
22	قادیانیوں سے فیصلہ کن مناظرے	جناب محمد متین خالد صاحب	100
23	مشاہیر کے خطبات ختم نبوت	جناب صلاح الدین بی، اے ٹیکسلا	100
24	قادیانی تفاسیر کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ	ڈاکٹر محمد عمران	200
25	خطبات شاہین ختم نبوت	مولانا محمد بلال	150
26	اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ	مولانا عبدالغنی پٹیالویؒ	150
27	مجموعہ رسائل (ردقادیانیت)	مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ	150
28	تذکرہ شہید اسلام سوانح حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	150

نوٹ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی ادارہ ہے۔ تبلیغ کے نقطہ نظر سے تقریباً لاگت پر کتب مہیا کی جاتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان ...... جامعہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

جامع مسجد احمد علی لاہوری نور محلہ اچھرہ لاہور
22 ویں سالانہ
عظیم الشان
شان مصطفیٰ کانفرنس
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
11
ربیع الاول 1441
2019
5 عمرہ
کے ٹکٹ محفل میں شریک حضرات کو موقع پر دیے بذریعہ قرعہ اندازی جائیں گے
حضرت مولانا عبدالکریم ندیم صاحب
محمد اجمل قادری
حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب
محمد ابوبکر مدنی
حضرت مولانا شاہد عمران عارفی
مطیع اللہ
محمد ادریس آصف
محمد عثمان
محمد قاسم
حماد انور نفیسی
میاں محمد رضوان نفیس
حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی
تمام حضرات احباب سمیت شرکت فرمائیں
قاری علیم الدین شاکر
جامع مسجد احمد علی لاہوری نور محلہ اچھرہ لاہور
0300-4275569,0301-4017115
0300-9423078

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

بتاریخ 30 نومبر 2019

بمقام رحمت فلور مل قصور پورہ راوی روڈ لاہور

بروز ہفتہ بعد از نماز مغرب

9 ویں سالانہ عظیم الشان

ختمِ نبوّت کانفرنس

بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا دامت برکاتہم العالیہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب دامت برکاتہم العالیہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

حضرت مولانا نعیم الدین صاحب دامت برکاتہم
سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

نعت محمد قاسم گجر

مجاہد ختم نبوۃ ارشاد حسین
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ راوی ٹاؤن

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد رفیق جامی صاحب
فیصل آباد

محترم جناب صاحبزادہ انجینیر ابتسام الٰہی ظہیر صاحب حفظہ اللہ
فاتح ابن قائد علامہ احسان الٰہی ظہیر
اہلحدیث پاکستان

حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

قاری جمیل الرحمن اختر قادری صاحب

محترم مجاہد ختم نبوۃ جناب محمد حامد بلوچ صاحب
خادم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ راوی ٹاؤن

مولانا عبد النعیم صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور

قاری محمد معاویہ

عبد الولی

محمد نعمان ملک

رانا محمد قیصر

محمد مسلم بلوچ

ملک محمد یونس

کاشان مرزا

محمد وقاص بلوچ

0321-5610290
0300-8809913
0321-4057404
0324-7178113
0321-4974559

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ راوی ٹاؤن لاہور